

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

13

سلسل اشاعت کا
33 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

21 رمضان المبارک 1445ھ / 26 مارچ 2024ء



اے اللہ! امت مسلم کو

حقیقی مسلمان بنادے۔ آمين!

ف

اگر کوئی انسان کسی طاہر دن کا فرار ہو جائے، اس کے بعد سے عوام بہرہ باہوارہ واب سڑک تپ رہا، اس کی بذریعہ کے مرش میں جاتا ہو۔ ملک کی کبی یادیں بدل لائیں گے۔ مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے اسلامی تحریک پر توبہ پا جائے۔ لیکن صورت میں انسانیت کا تھوڑا بھی کمی کے کسان بھکر یا قلیل و پیدا پہنچا دے مصروف ہے اسلام کی فتویٰ اور اس کو پہنچے۔ لیکن اگر قلیل و پیدا پہنچا دے، پاکستان کا ملک میں یا معنوی بھائی تھک پہنچا دے، وہ خود اپنے کاپنے ہو جائے گی۔ اس میں ملک میں غزوہ پر ناکوشاں تو مسلم ہو جائے کہ ہم تو زندگی انسانیت میں بھکر دے کہیں دے کہیں یا معمولی سُلیٰ پر بیان کی رہتی ہے کہ مغرب میں سارے کھوس پر اسلام اسلام کے مقام کے خلاف احتیاج کرتے ظفر آتے ہیں۔ اگرچہ فتحِ مسلم یا اسی احتیاج کو ظفر آزاد کر دیں، لیکن توبہ تپ کر بیان دینے والے اہل فتوہ کے مسلمان بھائی تھوڑا کی حالت میں ہیں۔ ان کی تقویت شدودی اور گویا اسی سبب ہو جگل ہے۔ مسلمان کو حقیقی احتجاج سے تو اسلام کے مزید بہت اور اسلام کا فلسفیہ کے آگلے یادیں پیدا کرے۔ اسے اسلام کے مکمل اقتداء کی طور پر اسلام کے مقام کے خلاف بیان دے رہی ہیں۔ لیکن یادوں نہ کیں جائیں، بلکہ بیان کے کسان میں تھوڑی سی تحریک ہے۔ ملک اپنے کسانی کے شریعے سے بندھ دی جائے۔ کیا حضرت امام علیؑ سوری میں پہنچنے والے ہیں۔ اے اللہ! امت مسلم کو حقیقی مسلمان بنادے۔ آمين!

ایجوب یا یک مرزا

غزوہ پر اسلام کی وہیادن بھاری کو 171 دن گزر پچھے ہیں!
کل شہادتی: 325000 325000 سے زائد، جن میں میچے: 133000،
مورثی: 83000 (تیرپا)، رثی: 10200 (تیرپا)۔

اس شمارے میں

اخلاقی شخصیت کی تشکیل

امیر سے ملاقات (25)

ہماری جعل سازیاں

تنظيم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

حاس کے سربراہ اساعیل بھیجا کا

رمضان المبارک کے دوران

وزیر اعظم محمد شہباز شریف کے نام خط

اسرا نیلی خلم و جاریت کی تاریخ



{آیات: 16، 17}

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

{سُورَةُ الْعَصْصَى}

قَالَ رَبِّي إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ طَ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ۝
قَالَ رَبِّي بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَاهِيْرًا لِلْمُجْرِمِيْنَ ۝

آیت: ۱۶: {قَالَ رَبِّي إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ} ”عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تو اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں، پس تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اے بخش دیا۔“

”اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ۝“ ”یقیناً وہی ہے بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا۔“

آیت: ۱۷: {قَالَ رَبِّي بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَاهِيْرًا لِلْمُجْرِمِيْنَ ۝} ”اس نے کہا: پروردگار! اس بسب اس احسان کے جو تو نے مجھ پر کیا ہے (میں عبد کرتا ہوں کہ) اب میں کبھی مددگار نہیں بنوں گا مجرموں کا۔“
چونکہ تو نے مجھے معاف فرمائ کر مجھ پر احسان فرمایا ہے لہذا میں عبد کرتا ہوں کہ میں آئندہ کبھی بھی کسی غلط کا شخص کا حمایت نہیں بنوں گا۔
[مسرین نے لکھا ہے کہ اسی روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی حکومت سے قطع تعلق کر لینے کا فیصلہ کر لیا، کیونکہ وہ ایک ظالم حکومت تھی اور اس نے اللہ کی زمین پر ایک مجرمانہ نظام قائم کر رکھا تھا۔ (اضافہ از مرتب)]



روزہ دار گالی اور جھگڑے سے خود کو محفوظ رکھے



درس
حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمَرْ أَحَدٌ كُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَ مَيْتٍ وَلَا يَصْبَخْ فَإِنْ شَاءَمْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيُقْلِلْ: إِنِّي أَمْرُؤٌ صَائِمٌ)) (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو بخش بات کرے اور نہ شور و شغب کرے، اگر کوئی دوسرا اس کے ساتھ گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔“

تشریح: روزہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقویٰ کا حصول ہے۔ روزہ کی حالت میں جہاں آدمی کو حلال چیزوں سے اپنے آپ کو بچانے کا حکم ہے تو حرام چیزوں بینی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑوں سے بچنا تو اور بھی ضروری ہے۔ اللہ اور رسول کی محصیت اور وہ ثواب کو ختم کر دیتی ہے، جس کی بنا پر روزہ میں بھوک اور بیساک کے ملاوہ کچھ نہیں بچتا۔ روزہ دار کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ہر قسم کی محصیت سے بچا کر کے اور روزہ کو اس کی سمجھ روح کے ساتھ رکھنے کی کوشش کرے۔

ہماری جعل سازیاں

خلافت کی ہماری میں ہو پھر استوار
الگنیں سے ڈھنڈ کر اسلام کا قلب بچکر

تنظيم اسلامی کا ترجیحان نظم خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روحانی

15 رمضان المبارک 1445ھ جلد 33

26 مارچ تاکم اپریل 2024ء شمارہ 13

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع، بشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریل، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" میان روڈ پریل لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام شاعت: 36-کنائذ ناؤں لاہور 54700

فون: 03-35834000، 03-35869501

nk@tanzeem.org

قیمت فیشنہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آفریقیا وغیرہ (21,000 روپے)

انڈیا، پورپ، ایشیا، افریقیہ وغیرہ (16000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پی آر اور

مکتبہ مرکزی امتحن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا ضمون انگار حضرات کی تمام آزادی

سے پورے طور پر تلقن ہونا ضروری نہیں

ہماری جعل سازیاں

جل، غریب، جعل سازی، جھوٹ اور قول فعل کا تضاد آج اُس دنیا کا اہم ترین ہتھیار ہے جو خود کو مہذب دنیا کہتی ہے۔ البتہ وہ یہ سب کچھ اپنے ملک اور قومی مفاد کو بنیاد بنا کر دوسروں اور غیروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اپنے ملک اور قوم کے لیے یہ سب کچھ انہوں نے قانونی لحاظ سے حرام مطلق کے مترادف قرار دیا ہوا ہے اور وہاں شاذ کے درجہ میں ایسے واقعات ملکی اور قومی سطح پر ہوتے ہیں۔ لیکن پاکستان کی مصیبت یہ ہے کہ ہم دوسروں اور غیروں سے تو شاید کچھ بلکہ کافی بہتر چلتے ہیں لیکن ملکی اور قومی سطح پر عوام، ادارے، حکومت یہاں تک سیاسی اور مذہبی جماعتیں اوصاف بائے بالا سے بخوبی متصف ہیں۔ ہم پر اور جعل سازی تو ہماری رُگ میں رچ بس گئی ہے۔ (الاما شال اللہ) ہم سب ہر طرف ہاتھ مارتے ہیں، یہاں تک کہ قومی تہواروں کو بھی نہیں بخشتا۔ یہ جو 23 مارچ ہم یوم پاکستان کے طور پر جوش و خروش سے مناتے ہیں اُس کی دلخواہ اور تکلیف وہ حقیقت ہی سب بخوبی ہے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ 23 مارچ اگر یوم پاکستان ہے تو 14 اگست کیا ہے؟ اگر ہم 23 مارچ کو یوم پاکستان اس لیے قرار دیتے ہیں کہ 1940ء میں اس دن منشو پارک لاہور میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی جو پاکستان کی آزادی کی بنیاد ثابت ہوئی، تو ہم بات کو اس حد تک تسلیم کر لیتے ہیں۔ یقیناً یہ قرارداد تحریک آزادی کی بنیاد تھی۔ اگرچہ یہ قرارداد لاہور کے عنوان سے پیش کی گئی تھی اور اس قرارداد میں پاکستان کا نام تک نہیں ہے اور اس میں آزاد یا مست state Independent state کا نہیں بلکہ آزاد مسلم ریاستوں کا ذکر ہے یعنی State کی بجائے States کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ یہ اضافی "S" 1946ء میں کا گایا۔ اسے قرارداد پاکستان تو ہندو پریس نے نظریہ انداز میں کہا تھا۔ لیکن اور یہ بہت بڑا لیکن ہے کہ اگر 23 مارچ ہی یوم پاکستان ہے اور یہ اس لیے منایا جاتا ہے کہ 1940ء میں اس دن قیام پاکستان کے لیے قرارداد منظور ہوئی تھی تو قیام پاکستان کے بعد 1948ء سے لے کر 1955ء تک ہم یہ دن منانے کے حوالہ سے بالکل خاموش کیوں ہیں؟ حکومتی ریکارڈ کے مطابق مذکورہ 8 سالوں میں نہ یہ دن منایا گیا، نتوی تعلیم، نہ کوئی جشن، نہ کوئی پریڈ وغیرہ آخر کیوں؟

تاریخی حقیقت یہ ہے کہ 23 مارچ 1956ء کو اس وقت کے وزیر عظم پاکستان چودھری محمد علی نے پاکستان کو پہلا آئین دیا تھا۔ پاکستان تخت برطانیہ کی ماحصل سے اعلانیہ طور پر الگ ہو گیا تھا اور اس دن کو یوم جمہوریہ قرار دیا گیا تھا۔ 1957ء اور 1958ء میں بھی 23 مارچ کو بطیور یوم جمہوریہ پاکستان منایا گیا۔ قومی تعلیم ہوئی اور تمام تقریبات منعقد ہوئیں۔ اکتوبر 1958ء میں جزل ایوب خان نے ملک بھر میں مارش لاءِ الگ دیا اور 1956ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔ گویا خاکی وردی والوں نے جمہوریت اور آئین سب کچھ اپنے بھاری بیوؤں تک رومند لے لیا۔ 1959ء میں جب 23 مارچ کی آمد تھی تو قومی حکمرانوں کے سامنے یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ وہ یوم جمہوریہ کس طرح منائیں؟ وہ اُس آئین کے بنیے کا دن کیسے اور کیوں

ماضی میں ہر ایکشن میں کبھی کم بھی کچھ زیادہ دھاندی ہوئی تھیں لیکن 2024ء کے انتخابات میں تو محض دھاندی ہوئی تھوڑی کہیں نہ کہیں ایکشن کی جگہ سی نظر آتی ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ جعل سازی سے جو حکومت عموم پر تھوڑی گئی اُس کے حمایتی ایکٹر بھی سو شل میڈیا پر فارم 45 اور فارم 47، دکھا کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ فارم 47 والا اسلامی کے اندر اور فارم 45 والا عادتوں کے چکرات رہا ہے۔ قارئین کو یقیناً معلوم ہو گا کہ ایکشن روپر مطابق صرف فارم 45 کی بنیاد پر ہی فارم 47 بن سکتا ہے اُس فارم 47 کی کوئی حیثیت نہیں جو فارم 45 کی بنیاد پر نہ ہے۔

معاشی سطح پر بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کبھی ہمارے کسی وزیر خزانہ کے فرماڈ اعداد و شمار پریش کرنے سے ہم میں الاقوامی سطح پر جعل ساز تحریرے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہم جرمانا دا کرتے ہیں۔ آج ہم IMF سے چوہیسوں پر گرام لینے کے خواہش مند ہیں۔ اس حوالے سے ہماری ڈلت اور رسولی اس سطح پر بھی گئی ہے کہ پہلے پر گراموں میں مختلف معاملوں میں IMF حکومتی سطح پر پاکستان کو ڈکھیت کرتا تھا۔ اب یہ غالباً ادارہ ہماری نااہلی، ہمارے ضعف اور ہمارے جل و فریب کی وجہ سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ حکومت کی بجائے برادرست اداروں کو ڈکھیت کر رہا ہے۔

FBR سے پوچھ چکھ کر رہا ہے اور دوسرا حصہ حکومتی اداروں سے بھی براہ راست رابط کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ IMF سے تعلق اور سودی قرضہ ما پسی میں بھی ہماری ملکی سلامتی اور خود مختاری کے لیے زہر قائل ثابت ہوا۔ 1980ء میں آئی ایم ایف کے پروگرام کا حصہ بننے سے لے کر آج تک کی تاریخ دیکھ لیں یہ قرضہ بڑھتا گیا اور آج ہم اس دلدل میں مکمل طور پر حفس چکے ہیں۔ لیکن ان چار دہائیوں کے دوران میکی ترقی کا پہیہ اتنا گھوتا رہا۔ جیسے جیسے قرضہ آتا گیا اسے مال مفت جان کر ہماری سول اور ملٹری اشرافیہ کی بعد عنایاں اور الیکٹریٹی بھی بڑھتے گئے اور آج پاکستان اقتصادی اور معاشی تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ سیاسی سطح پر بھی بیرونی دباؤ بلکہ کہیں بقول کرنا ہمارا قومی شیوه، ہن چکا ہے۔ معاشرتی سطح پر مغرب کا شیطانی ایکنڈا مسلط کرنے کے لیے امریکہ IMF جیسے اداروں کو استعمال کرتا ہے۔ شنیدی ہے کہ جس طرح GSP+ کی شرائط پر عمل کرتے ہوئے ہماری عدالتیں سزاۓ موت کے اب نزدیک بھی نہیں جاتیں، اسی طرح خدا نو اسٹC 295C کے خاتمے اور قادیانیوں کو نہیں آزادی دینے کے حوالے سے بھی شدید باؤ آ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ جان پر کنز نے اپنی کتاب "Confessions of an Economic Hitman" میں واضح طور پر بتایا ہے کہ IMF کو کیسے تیری دنیا کے مالک کو بونچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اب سننے میں یہی آیا ہے کہ 3 ارب ڈالر کے پروگرام کے خاتمہ پر پاکستان، مصر کے ماذل کی تلقید کرتے ہوئے IMF سے 18 ارب ڈالر کا ایک طویل المعاوہ معاہدہ کرے گا۔ اگر یہ جیزیں درست ثابت ہوں گی تو پاکستان کی رہنی ہی عزت نفس اور سالمیت و خود مختاری کا بھی سودا کر دیا جائے گا۔ آج مصر امریکہ اور اسرائیل کا واضح طور پر غلام، ہن چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک پاکستان جس کی بنیاد نظریہ اسلام پر رکھی گئی تھی، اُسے اس المناک حادثہ سے بچائے۔

منا نیکی ہے وہ کفنا اور دفنا پکھے ہیں۔ دوسرا طرف ان فوجی حکمرانوں کے سامنے اصل مسئلہ یہ تھا کہ اس روز عوام چھپی منانے اور مختلف تقریبات منعقد کرنے کے عادی ہو پکھے تھے۔ لہذا اس کا کیا کیا جائے؟ سول بیور و کریسی جس کی ذہانت اور فضاحت ہمیشہ آڑے وقت میں ہر قسم کے حکمرانوں کے کام آئی۔ اسی کا مشورہ ہوا کہ فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ خوش قسمتی سے (حکمرانوں کی خوش قسمتی اکثر عوام کی بد قسمتی بن جاتی ہے) اسی روز یعنی 23 مارچ 1940ء کو منشو پارک میں وہ قرارداد بھی تو مظہور ہوئی تھی جسے سب مانتے ہیں کہ وہ تحریک پاکستان کی بنیاد پر تھی۔ لہذا 23 مارچ کی تعظیل اور تقریبات کا تعلق 1956ء کے آئینے سے ختم کر کے 1940ء کی قرارداد سے جوڑ دیا جائے اور پہلے سے بڑھ کر زور و شور سے تقریبات منعقد کی جائیں۔ عوام کا تعلق تو تعظیل اور نگاہ تقریبات سے ہے۔ انہیں اس سے کیا فرق پڑے گا کہ 23 مارچ جو یوم جمہوریہ تھا، اب یوم پاکستان بن گیا ہے۔ عوام یقیناً اس غم میں دبلنے ہوں گے کہ جمہوریت کی سالگرد جمہوریت کی برسی کیوں بن گئی ہے؟ نوٹ کرنے کی بات یہ ہے کہ اڑھائی سالہ نو خیز کلی کو کھلنے سے پہلے زندہ درگور کرنے پر جمہوریت کے کسی چیزہمیں کا ضمیر نہ جا گا۔ ہمارے لیے تو جمہوریت ناہجم ہے، لہذا ہم نے اگر غض بصر سے کام لیا تو غلط نہیں کیا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے وہ سیاست دان جو دون رات جمہوریت کی رست لگاتے ہیں، جمہوریت کی خاطر اپنی قربانیوں کا ذہول پیٹھے رہتے ہیں۔ وہ 23 مارچ کو یوم پاکستان قرار دے کر جمہوریت کے مزار پر چادر کیوں چڑھاتے ہیں؟ عاشقان جمہوریت یہ مسئلہ لے کر میدان میں کیوں نہیں نکلتے کہ 23 مارچ 1956ء کو اس سرزی میں کو پہلا آئینے ملا۔ تخت برطانیہ کی بالواسطہ غلامی بھی انجمام کو پہنچتی ہے۔ پاکستان کا گورنر ہرzel پاکستان کا صدر بن گیا تھا۔ لہذا جمہوریت اس دن کو بطور یوم جمہوریہ منائیں گے۔ ہم تاریخ کو درست کریں گے اور فوجی طالع آزمائی عیاری اور چالاکی کا پرہدہ چاک کریں گے کہ اس نے اپنے غیر آئینی غیر قانونی اقدام کو جواز فراہم کرنے کے لیے یوم جمہوریہ کو یوم پاکستان میں کیوں بدل ڈالا؟ لیکن یقین مانیے کہ وہ بھی ایسا نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ اصل الاصول یہ ہے کہ ہر شے اپنے اصل کی طرف لوئی ہے۔ پاکستان میں صفائی کا کوئی لیدر بھی ایسا نہیں ہے جو عوام کی پیداوار ہو اور جس نے حکمران بیٹھنے کے لیے G.H.Q کا سہارا نہیں لیا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نام نہاد لیڈر جمہوریت سے مغلص نہیں ہیں۔ انہیں تو افتخار اور قوت چاہیے تاکہ حکمرانی کے مزے لیں اور اس کے ذریعے اپنی دولت میں اضافہ کر سکیں۔ اُن کے لیے جمہوریت اظر نہیں ہے حصول اقتدار کا زیست ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نام نہاد لیڈر جمہوریت سے بھی مغلص نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت یوں تو پاکستان میں آغاز سے ہی مظلوم ہے انتخابات کرنا اور حکمرانی کے لیے عوام کی رائے لینا جمہوریت کی اساس ہے، اُس کی جزا اور نہاد ہے لیکن بھی ایسا نہ ہو سکا کہ پاکستان میں ہونے والے کسی ایک ایکشن کو بھی صاف اور شفاف کہا جاسکے۔ 2024ء کے انتخابات تو جعل سازی اور فرماڈ کے حوالے سے تاریخ کا ایک ریکارڈ ہیں ایکش تھا۔ گویا یوں کہا جا سکتا ہے کہ



اس وقت ہر کم کا انتہا سے مسلمانان فلسطین کی بدوک کے لیے تال فرش ہو چکا ہے جس کے ہاتھ میں جنمی طاقت اور جنمی انتہا رہے وہ اسی حساب سے مکاف ہوگا۔

اگر یہ پاکستان واقعًا اسلامی پاکستان بن جائے تو کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد مجید فرمایا اگر تھہر جمالی ہنریپ کا گردی ڈبلیو ای ای ای کے لیے چیزیں علم الکلام کو تربیت کرنے کی ضرورت ہے

8 ماہی کے پشتی بان ہمارا ایمان چھیننے کے لیے حیاتے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم ان کے آہ کا رب بن جائیں۔

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شمع کے رفقاء تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

نے ضرور کوشش کی ہے جتنی بھی اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے خواہ وہ خطابات بعد میں کلام ہو، خواہ مظاہروں اور کارز میگنٹ کی صورت میں ہو، چاہے سو شل میدیا یا ایکٹر ایک میدیا پر آواز اخنانے کی صورت میں ہو یا اخبارات میں اشتہارات دے کر توجہ دلانے کی صورت میں ہو۔ اس کے علاوہ مقتدر طبقات تک بات پہنچانے کے لیے بھی ہم نے ہر ذریعہ استعمال کیا ہے۔ ان کو پرستی خطوط بھی لکھے ہیں۔ چند پہلوؤں کو بھتنا چاہیے۔ ہمارے بھائی نے کہا کہ کیا جہاں کمی فی الحال فرض ہو چکا ہے؟ یہ بات ہم نے پہلے بھی بیان کی اور دیگر اہل علم اور علماء و مفتیان نے بھی واضح کیا کہ اس وقت عموم کے اعتبار سے مسلمانان فلسطین کی مدد کے لیے قیال کرنا فرض ہو چکا ہے۔ سب سے زیادہ یہ فرضیت فلسطین کے پڑوی مسلم ممالک پر ہے اس کے بعد پھر اگلوں کی بحث آتی ہے۔ وہ راپلیو یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں طاقت ہے، جس کے ہاتھ میں اختیار ہے وہ زیادہ مکلف ہو گا۔ کیا عوام کے پاس یہ طاقت ہے کہ وہ وہاں جائیں اور جگ میں حصہ لے سکیں؟ قطعاً نہیں! اس اعتبار سے ہم دعا بھی کریں گے، آواز بھی بلند کریں گے اور جس قدر ہو سکا ان کے ساتھ مالی تعاون بھی کریں گے۔ مسلم حکمرانوں کو بھی بیدار کرنے کے لیے ہم بھرپور کوشش کریں گے۔ یہ سب ہمارے بس میں ہے اور ہم یہ کریں گے ان شاء اللہ۔ آج کے اخبار کی اطلاعات کے مطابق پچھے ممالک نے پیرا شوش کے دریے امدادی سامان غزہ پر گرا یا ہے جس سے بعض مسلمانوں کی شہادتیں بھی ہوئی ہیں۔ یہ مسلم ممالک جو بارہ رکے قریب جا کر سامان گرا رہے ہیں وہ اسرا گل سے براہ راست بات نہیں کر سکتے کہ وہ انہیں امدادی سامان پہنچانے دے؟ چھوڑ دیجئے کافروں کو، 2 ارب مسلمان، 57 مسلم ممالک، تیل کی دولت ان کے پاس موجود ہے، اسی صلاحیت

بینی کو دین کے لیے قول فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل ہی ہے۔ پھر امیر تنظیم اسلامی کی ذمہ داری اختیار کم و بیش ساز ہے تین سال ہو چاہتے ہیں، اس ذمہ داری کی بدولت تقریباً چار میں تو گھر سے باہر سفر کا معاملہ رہتا ہے، اس کے علاوہ بھی جب کراچی میں ہوتا ہوں تو تنظیم اور دینی صور و قیامت بھرے زیادہ ہوتی ہیں، لیکن اس کے باہر جو میری کوشش ہوتی تھی ہر دن یا دوسرے دن والدہ صاحبہ کے پاس حاضری دوں۔ ان کی طرف سے بھی کوئی تقاضا نہیں رہا کہ

سوال: آپ کی والدہ کا انتقال ہوا ہے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔ ان کے بارے میں کچھ فرمائیں؟ **امیر تنظیم اسلامی:** جزاک اللہ! آپ کی طرف سے اور دیگر تنظیم اسلامی کے رفقاء اور ڈاکٹر اسرار احمد سے محبت کرنے والے لوگوں کی طرف سے بھی محبت بھرے پیغام پہنچے۔ میں نے ان کا امکانی حد تک جواب بھی دیا اور اب بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بھی دعا کی ہے۔ والدین تو ایک بڑی نعمت ہو کرتے ہیں۔ والدین اپنے آپ کو کھپاتے ہیں جب جا کر ایک بچہ جوان ہوتا ہے۔ آج ہم جہاں پہنچے ہیں اس میں سب سے بڑا کروار ماس باپ کا ہوتا ہے۔ ان کے چلے جانے کے بعد بھی ہمارا ان سے رشتہ نہیں ہوتا۔ ہمارا دین بڑا پیارا نے مناسب حال والدہ تحریم کو عطا فرمایا اور بھر آگے میں جو تو فیض دی اس پر قناعت اور اطمینان کا معاملہ رہا۔ یہی ہمارے لیے خوشی کا مقام ہے کہ والدین اس اطمینان کے ساتھ دنیا سے گئے۔ باقی دل کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شب جمعہ عطا فرمائی اور جمعہ کی صبح ان کا جنازہ ہوا۔ اس وقت رحمت کی بارش بھی بڑی ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ یہ قبولیت کی علامت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی معاملہ ان کے ساتھ فرمائے۔ امین۔

سوال: فلسطین کی موجودہ صور تحال کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عام مسلمان کا فرض کیا ہے۔ کیا جہاد ہر مسلمان پر فرض ہو چکا ہے۔ اگر ہاں تو آپ اپنے پیٹ پارام سے فتویٰ جاری کیوں نہیں کرتے۔ جب دنیا خاموش ہے اور مسلم ممالک بھی کچھ نہیں کر رہے تو تنظیم اسلامی مسلم رہنماؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو تقدیر کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی؟ (محمد ابرائیم)

امیر تنظیم اسلامی: اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائی کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔ ان کے علم میں ہو گا کہ تنظیم اسلامی خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ اللہ نے ہمارے آئی تھی کہ آپ کے میلے کا درس قرآن سنائے تو ان کو بڑی خوشی ہوتی تھی اور اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ اللہ نے

کروار ماس باپ کا ہوتا ہے۔ جزاک اللہ خیر! **سوال:** کیا وہ آپ کے اس کام سے خوش تھیں اور سمجھتی تھیں کہ میرا بیتا بالکل صحیح کام کر رہا ہے؟ **امیر تنظیم اسلامی:** بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان دین کے کام کی طرف بڑھتا ہے تو والدین کی طرف سے رکاوٹ آجائی ہے، کچھ لمبیں کا تقاضا آجائی ہے، لیکن اللہ گواہ ہے کہ میرے والدین کی طرف سے حوصلہ افرائی ملی اور بہت ہی شفقت کا معاملہ رہا۔ میری فیلڈ چارٹڈ اکاؤنٹس تھیں اس کو چھوڑ کر میں دین کے کام کی طرف آیا۔ حالانکہ گھر کی ذمہ داریاں بھی مجھ پر عائد تھیں اور بڑے چیلنجر تھے لیکن اس کے باہر جو میرے والدین نے خوشی اور اطمینان کا ہی اظہار کیا اور جب بھی کہیں سے بڑی آئی تھی کہ آپ کے میلے کا درس قرآن سنائے تو ان کو بڑی خوشی ہوتی تھی اور اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ اللہ نے

ہمارے پاس موجود ہے، کیا یہ ایک آواز بلند کر کے پریش
ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ تمام دینی
اجتیحاتیوں کو مل کر حکمرانوں پر پریش رہانا چاہیے کہ وہ
خاموشی تو زیس اور غزہ کے مسلمانوں کی کچھ نہ کچھ مدد
کریں۔ یہ ہمارے سب میں ہے۔

سوال: پچھلے کچھ سالوں سے رمضان المبارک میں
اسرا میں ظلم و ستم یہ بڑا حدیث ہے۔ اس کی وجہ ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: آخری عشرے میں
مسجد اقصیٰ میں مسلمان نمازیوں پر شیلنگ اور فائرنگ ہوتی
رہی ہے اور اس سال تو رمضان سے پہلے اعلان کیا گیا کہ
مسجد اقصیٰ کو بالکل بند کیا جائے گا۔ یعنی اسرا میں ظلم کی انتہا
پر پہنچ گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف امت مسلم کی بے بی

اور بے حسی بھی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ میں نے جد کے
خطبایں میں بھی یہ بات انھیٰ ہے تمام مقتدر حلقوں کو
متوجہ کرنے کے لیے کہ آپ لوگوں نے بھی مرنے کے بعد
اللہ کو جواب دیتا ہے۔ باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرا احمد
مستقبل کا مظہر نامہ بیان کرتے ہوئے آرمیکا ڈاکٹر
کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں بالخصوص
عربوں پر بڑی تباہی آئی ہے۔ مستقبل کا یہ مظہر نامہ بھی

ہمارے سامنے رہے۔ احادیث رسول میں ہے کہ جب
عینی علیہ السلام کا نزول ہوگا اور اس سے قبل امام مہدی
تشریف لائیں گے تو خراسان سے شکران کی مدد کے لیے

چاریں گے۔ اگر یہاں نظام خلافت کے قیام کی طرف قدم
برھیں گے تو کل کوئی فویض بیان سے جا سکتیں گی۔ اس

امیر تنظیم اسلامی: یہاں اسیلے کے ساتھ
صحافیوں تک بھی اپنی گزارشات پہنچانے کی کوشش کرتے
ہیں۔ یونیک اسلام بالمعروف، نبی عن المکر کے فریضہ کو ادا کرنا ہر
مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم سب کو یاد ہائی کرواتے ہیں۔

سوال: جب ہمارا کوئی خط یا رائٹ اپ علماء یا خطباء کو
جاتا ہے تو ان کی طرف سے کیا فیدہ بیک رہتا ہے، یونیک
اکیں اسیلے وغیرہ کی طرف سے میں کوئی تقبیح نظر نہیں آیا؟

امیر تنظیم اسلامی: یہاں اسیلے کے ساتھ
ساتھ ہمارے پاس سینٹ بھی ہے۔ اکا دکا حضرات کی

خطاب جمع میں سیاست (حالات حاضرہ) پر بات ہوتی ہے
اور قرآن و سنت پر عمل کرنا بتایا جاتا ہے بالکل اسی طرح

میں نک کے برابر بھی نہیں ہیں۔ جہاں تک مساجد کے
آئمہ کا تعلق ہے تو اللہ کا بہت احسان ہے کہ اس میں بھرپور

حافظ عاکف سعید صاحب نے اپنے دور امارات میں اس
حوالے سے بڑی محنت کی ہے۔ انہوں نے کوشش کی ہے

کہ دیگر مکاتب فکر کے علماء سے ہمارا تعلق بڑھے۔ اب

اللہ کا شکر کے کہ ہمارے رفتاء تیم خلاف علاقوں میں
مسجد کے آئمہ سے، علماء سے رابط بھی رکھتے ہیں، ان

تک نہ صرف مواد پہنچاتے ہیں بلکہ جب میر ابو طور امیر تنظیم
 مختلف علاقوں میں جانا ہوتا ہے تو ان علماء سے ملاقاتوں کا

امیر تنظیم اسلامی: سیاست عربی زبان کا لفظ
ہے۔ اس کا مطلب ہے انتظام کرنا۔ جو کچھ ہماری ملکی
سیاست میں ہوتا ہے اس سے تو ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں
مگر ملک کا انتظام پڑھ، اللہ کی زمین پر اللہ کا حکم نافذ ہو، یہ
ملک اسلام کے نام پر ہم نے حاصل کیا یہاں شریعت
اسلامی کا نفاذ ہوتا چاہیے، اس کے لیے ہم آواز بلند کرتے
رہیں گے اور خود ہمارے ذمہ ہے کہ ہم عملی طور پر اپنی

سلسلہ بھی رہتا ہے۔ اس کے بہت اچھے متانج ہیں۔
خطباء تنظیم اسلامی کے رفتاء سے تعاوون کرتے ہیں اور تنظیم
کے لیے پچ کی تقریب میں معاونت کرتے ہیں اور اکثر اپنی
مسجد سے اعلان بھی کر دیتے ہیں کہ تنظیم اسلامی اس مسئلہ
پر کام کر رہی ہے۔ کراچی کے ایک بڑے ادارے کے
تحت 500 مساجد ہیں۔ اس ادارے نے تنظیم کی دعوت
پر اپنی تمام مساجد میں خطبات جمع میں انسداد سود کے
مسئلے پر آواز انھیں۔ اسی طرح کمی دوسری اجتماعیتوں کی
طرف سے تنظیم کی دعوت پر کسی مسئلہ پر آواز انھیں جاتی
ہے۔ اسی طرح کمی ہم بھی ان کے کہنے پر کسی مسئلہ پر آواز
انھیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ اچھی بات ہے۔ قرآن
میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالْتَّقْوَىٰ صَوْلًا تَعَاوُنُوا
عَلَى الْإِلْفَمِ وَالْعَدْوَانِ ص﴾ (المائدۃ: ۲): ”اور تم
نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاوون کراؤ اور نگاہ اور ظلم و
زیادتی کے کاموں میں تعاوون مت کرو۔“
بعض مرتبہ ہم ایشوز پر یا اس کے ایشوز پر سینارز کرتے
ہیں تو اس سینارز میں ہم دیگر اجتماعیتوں کے ذمہ داران کو
بھی مدد کر دیتے ہیں، علماء اور سکالرز کو بلاستے ہیں۔ اللہ کا
شکر ہے کہ یہ سلسلہ بڑھ رہا ہے الحمد للہ۔

سوال: ڈاکٹر اسرا احمد کی ویڈیو میں نہیں کہ انبیاء کے
بعد صد قصین اور ان کے بعد شہداء اور ان کے بعد صالحین کا
مرتبہ ہے۔ صد قصین سے مراد کون لوگ ہیں جن کا رتبہ
شہداء سے بھی بڑا ہے۔ تم لوگ ایسا کون سا کام کریں جس
سے ہم صد قصین میں شامل ہو جائیں؟ (ایم ڈی زر کریا، ایم ڈی)

امیر تنظیم اسلامی: سورہ الفاتحہ میں انعمت
علیہم (انعام یافت) لوگ کون ہیں؟ اس کا جواب
سورہ النساء کی آیت 69 میں دیا گیا ہے جہاں انعام یافت
لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی تضاد میں ڈاکٹر صاحب یہ بات
کرتے تھے۔ اس آیت میں چار گروہوں کا ذکر آیا:
انبیاء، صد قصین، شہداء اور صالحین۔ اس حوالے سے
ڈاکٹر صاحب یہ بتکہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ صالحین تو تمام
نیک لوگ ہیں، البتہ نیک لوگوں میں سے جو حق کی تلاش
میں زیادہ غور فکر کرتے ہیں تو وہ گویا صدیق مراجع کے
لوگ ہوتے ہیں۔ اسی طرح نیک لوگوں میں سے بعض وہ
ہوتے ہیں جن میں آگے بڑھ کر حرکت اور جدوجہد کرنے
کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے وہ شہداء کے مراجع کے لوگ ہوتے
ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو صدقی مراجع کے
لوگ ہوں گے ان میں حرکت کا مادہ بالکل نہیں ہوگا۔

شہداء کے مزار کے لوگوں میں صدیقیت کا مادہ نہیں ہوگا،
ہر گز نہیں بلکہ مزار میں کوئی شے نمایاں ہو جاتی ہے۔

سچا کپر ام میں رحمت کے غصہ میں صدقیت اکبر بہت آگے ہیں
اور دن کی حیثیت وغیرہ اور جال کے اعتبار سے سیدنا عثمان
بہت آگے ہیں۔ اسی طرح جیا کے اعتبار سے سیدنا عثمان
بہت آگے ہیں۔ معاملہ فہمی اور فیضیل کی صلاحیت کے اعتبار
سے سیدنا علیؑ بہت آگے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے

کہ جو معاملہ فہمی میں آگے ہیں وہ جیا میں خداخواستہ کم ہوں
گے۔ بہر حال بنیادیک ہوتا ہے اور نیک ہونا ایمان کی شرط
کے ساتھ ہے۔ نیک ہونے کے بعد کوئی صدقیت مزار کی
طرف جائے گا، کوئی شہداء کے مزار کی طرف جائے گا۔
یہ سب اللہ کی عطا سے ہوتا ہے۔ سبی وہ لوگ ہوتے ہیں جن

پر اللہ نے انعام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا
چاہیے اور توفیق مانگ کر آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

سوال: کیا افغانستان میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہو گئی

ہے اور اگر ہو گئی ہے تو کیا ہم پر یہ فرض ہے کہ جہاں اسلامی

نظام قائم ہو گیا ہو وہاں بھرت کریں یعنی یہیں افغانستان

بھرت کر جانا چاہیے؟ (سفی اللہ صاحب، اندیا)

امیر تنظیم اسلامی: یہ سوال اُس وقت بھی اٹھا

تحاصل ہے کہ افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم

ہوئی تھی۔ پاکستان سے بعض لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہم بھی

افغانستان میں بھرت کر جائیں۔ ملائِم نہیں اس کا جواب

یہ یا تھا کہ ابھی آپ پاکستان میں ہی رہیں یہیں ابھی ہم

ہنگامی اور بھی حالات سے نہیں نکلے اس کے بعد شریعت

کی نافذ کے مرحل آئیں گے۔ تب تک آپ اپنے مقام

پر رہیں، وہیں پر دعوت و تبلیغ اور کلمہ کی سربندی کے لیے

کام کریں۔ افغان طالبان کی حکومت کو دوبارہ قائم ہونے

کے بعد بھی ابھی ان کے لیے بڑے پیچھے ہیں۔ لہذا ہمارا

مشورہ اب بھی بھی ہے کہ ہم جہاں ہیں فی الوقت وہاں

دین پر عمل کریں اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔

ہمارے بھائی کا تعلق اندیسا ہے۔ 75 برس ہو گئے ہم

پاکستان میں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے۔ یہیں افغان

طالبان سے اثر لینا چاہیے تھا اور اللہ ترکیل کرتے ہوئے

پوری دنیا کی اکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو کر اس

ملکت خداداد میں شریعت کو نافذ کرنے کی جدوجہد کرنی

چاہیے تھی۔ اللہ فرماتا ہے:

«إِنَّ تَحْكُمَهُ اللَّهُ يَنْهَا كُمْ» (محمد: 7)

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اگر یہ پاکستان واقعہ اسلامی پاکستان بنے گا تو کشیر کے

بننے والے نہیں بلکہ مزار میں کوئی شے نمایاں ہو جاتی ہے۔

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا، ہندوستان کے

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا۔

سوال: اگر کوئی مسلم امریکہ یا یورپ میں کام کر رہا

ہے اور حکومت اس کے نکس کی رقم کو ان جگوں کے لیے

استعمال کرتی ہے جن میں ہزاروں مسلمان مارے جاتے

ہیں، تو وہ شخص کہاں کھڑا ہے؟ کیا وہ بھی اللہ کے

سائنس مسلمانوں کا قاتل شمار ہوگا؟

امیر تنظیم اسلامی: پچ

بات یہ کہ اگر میں مسلم ملک میں بھی

بیخاہوں اور میرے ملک میں سودی

نظام چل رہا ہے اور اس سودی نظام

کے تحت بینک میں میں نے کرت

اکاؤنٹ بھی کھول رکھا ہے جس پر میں سو نہیں لیتا ہے بھی

میں پارٹ آف سٹم ہوں، مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ ایسی صورت میں مجھے اس

نظام سے کم فائدہ اٹھانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اپنے

وسائل، صلاحیتوں اور اوقات کو دین کے نافذ کی جدوجہد

میں لگانا چاہیے تاکہ نظام کا حصہ بن کر جس گناہ کے آپ

مرتکب ہو رہے ہیں اس کا کفارہ ادا ہو سکے۔ یہی رہنمائی

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔

سوال: استعمالی طاقتیوں نے مختلف طریقوں سے

امت مسلمہ میں گمراہ کن نظریات پھیلایا ہے میں جس کی

وجہ سے مسلمانوں کی وحدت فکر ختم ہو گئی اور ہم نظریاتی

نویلوں میں بٹ گئے ہیں۔ یہ سارا خافش عقاقد و نظریات

کی نافذ کے مرحل آئیں گے۔ تب تک آپ اپنے مقام

پر رہیں، وہیں پر دعوت و تبلیغ اور کلمہ کی سربندی کے لیے

کام کریں۔ افغان طالبان کی حکومت کو دوبارہ قائم ہونے

کے بعد بھی ابھی ان کے لیے بڑے پیچھے ہیں۔ لہذا ہمارا

مشورہ اب بھی بھی ہے کہ ہم جہاں ہیں فی الوقت وہاں

دین پر عمل کریں اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔

امیر تنظیم اسلامی: بہت اہم فکری نوعیت کا

سوال ہے اور اس کا عمل سے بھی بڑا گرا علاقہ ہے۔ اسیں

پاکستان میں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے۔ یہیں افغان

طالبان سے اثر لینا چاہیے تھا اور اللہ ترکیل کرتے ہوئے

پوری دنیا کی اکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو کر اس

ملکت خداداد میں شریعت کو نافذ کرنے کی جدوجہد کرنی

چاہیے تھی۔ اللہ فرماتا ہے:

«إِنَّ تَحْكُمَهُ اللَّهُ يَنْهَا كُمْ» (محمد: 7)

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اگر یہ پاکستان واقعہ اسلامی پاکستان بنے گا تو کشیر کے

بننے والے نہیں بلکہ مزار میں کوئی شے نمایاں ہو جاتی ہے۔

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا، ہندوستان کے

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان امریکہ یا یورپ میں کام کر رہا

ہے اور حکومت اس کے نکس کی رقم کو ان جگوں کے لیے

استعمال کرتی ہے جن میں ہزاروں مسلمان مارے جاتے

ہیں، تو وہ شخص کہاں کھڑا ہے؟ کیا وہ بھی اللہ کے

سائنس مسلمانوں کا قاتل شمار ہوگا؟

امیر تنظیم اسلامی: پچ

بات یہ کہ اگر میں مسلم ملک میں بھی

بیخاہوں اور میرے ملک میں سودی

نظام چل رہا ہے اور اس سودی نظام

کے تحت بینک میں میں نے کرت

اکاؤنٹ بھی کھول رکھا ہے جس پر میں سو نہیں لیتا ہے بھی

میں پارٹ آف سٹم ہوں، مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ ایسی صورت میں مجھے اس

نظام سے کم فائدہ اٹھانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اپنے

وسائل، صلاحیتوں اور اوقات کو دین کے نافذ کی جدوجہد

میں لگانا چاہیے تاکہ نظام کا حصہ بن کر جس گناہ کے آپ

مرتکب ہو رہے ہیں اس کا کفارہ ادا ہو سکے۔ یہی رہنمائی

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔

سوال: استعمالی طاقتیوں نے مختلف طریقوں سے

امت مسلمہ میں گمراہ کن نظریات پھیلایا ہے میں جس کی

وجہ سے مسلمانوں کی وحدت فکر ختم ہو گئی اور ہم نظریاتی

نویلوں میں بٹ گئے ہیں۔ یہ سارا خافش عقاقد و نظریات

کی نافذ کے مرحل آئیں گے۔ تب تک آپ اپنے مقام

پر رہیں، وہیں پر دعوت و تبلیغ اور کلمہ کی سربندی کے لیے

کام کریں۔ افغان طالبان کی حکومت کو دوبارہ قائم ہونے

کے بعد بھی ابھی ان کے لیے بڑے پیچھے ہیں۔ لہذا ہمارا

مشورہ اب بھی بھی ہے کہ ہم جہاں ہیں فی الوقت وہاں

دین پر عمل کریں اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔

ہمارے بھائی کا تعاقل اندیسا ہے۔ 75 برس ہو گئے ہم

پاکستان میں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے۔ یہیں افغان

طالبان سے اثر لینا چاہیے تھا اور اللہ ترکیل کرتے ہوئے

پوری دنیا کی اکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو کر اس

ملکت خداداد میں شریعت کو نافذ کرنے کی جدوجہد کرنی

چاہیے تھی۔ اللہ فرماتا ہے:

«إِنَّ تَحْكُمَهُ اللَّهُ يَنْهَا كُمْ» (محمد: 7)

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اگر یہ پاکستان واقعہ اسلامی پاکستان بنے گا تو کشیر کے

بننے والے نہیں بلکہ مزار میں کوئی شے نمایاں ہو جاتی ہے۔

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا، ہندوستان کے

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان امریکہ یا یورپ میں کام کر رہا

ہے اور حکومت اس کے نکس کی رقم کو ان جگوں کے لیے

استعمال کرتی ہے جن میں ہزاروں مسلمان مارے جاتے

ہیں، تو وہ شخص کہاں کھڑا ہے؟ کیا وہ بھی اللہ کے

سائنس مسلمانوں کا قاتل شمار ہوگا؟

امیر تنظیم اسلامی: پچ

بات یہ کہ اگر میں مسلم ملک میں بھی

بیخاہوں اور میرے ملک میں سودی

نظام چل رہا ہے اور اس سودی نظام

کے تحت بینک میں میں نے کرت

اکاؤنٹ بھی کھول رکھا ہے جس پر میں سو نہیں لیتا ہے بھی

میں پارٹ آف سٹم ہوں، مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ ایسی صورت میں مجھے اس

نظام سے کم فائدہ اٹھانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اپنے

وسائل، صلاحیتوں اور اوقات کو دین کے نافذ کی جدوجہد

میں لگانا چاہیے تاکہ نظام کا حصہ بن کر جس گناہ کے آپ

مرتکب ہو رہے ہیں اس کا کفارہ ادا ہو سکے۔ یہی رہنمائی

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔

سوال: استعمالی طاقتیوں نے مختلف طریقوں سے

امت مسلمہ میں گمراہ کن نظریات پھیلایا ہے میں جس کی

وجہ سے مسلمانوں کی وحدت فکر ختم ہو گئی اور ہم نظریاتی

نویلوں میں بٹ گئے ہیں۔ یہ سارا خافش عقاقد و نظریات

کی نافذ کے مرحل آئیں گے۔ تب تک آپ اپنے مقام

پر رہیں، وہیں پر دعوت و تبلیغ اور کلمہ کی سربندی کے لیے

کام کریں۔ افغان طالبان کی حکومت کو دوبارہ قائم ہونے

کے بعد بھی ابھی ان کے لیے بڑے پیچھے ہیں۔ لہذا ہمارا

مشورہ اب بھی بھی ہے کہ ہم جہاں ہیں فی الوقت وہاں

دین پر عمل کریں اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔

ہمارے بھائی کا تعاقل اندیسا ہے۔ 75 برس ہو گئے ہم

پاکستان میں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے۔ یہیں افغان

طالبان سے اثر لینا چاہیے تھا اور اللہ ترکیل کرتے ہوئے

پوری دنیا کی اکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو کر اس

ملکت خداداد میں شریعت کو نافذ کرنے کی جدوجہد کرنی

چاہیے تھی۔ اللہ فرماتا ہے:

«إِنَّ تَحْكُمَهُ اللَّهُ يَنْهَا كُمْ» (محمد: 7)

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اگر یہ پاکستان واقعہ اسلامی پاکستان بنے گا تو کشیر کے

بننے والے نہیں بلکہ مزار میں کوئی شے نمایاں ہو جاتی ہے۔

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا، ہندوستان کے

مسالنوں کا حوصلہ بھی بڑھے گا۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان امریکہ یا یورپ میں کام کر رہا

ہے اور حکومت اس کے نکس کی رقم کو ان جگوں کے لیے

استعمال کرتی ہے جن میں ہزاروں مسلمان مارے جاتے

ہیں، تو وہ شخص کہاں کھڑا ہے؟ کیا وہ بھی اللہ کے

سائنس مسلمانوں کا قاتل شمار ہوگا؟

امیر تنظیم اسلامی: پچ

بات یہ کہ اگر میں مسلم ملک میں بھی

بیخاہوں اور میرے ملک میں سودی

نظام چل رہا ہے اور اس سودی نظام

کے تحت بینک میں میں نے کرت

اکاؤنٹ بھی کھول رکھا ہے جس پر میں سو نہیں لیتا ہے بھی

میں پارٹ آف سٹم ہوں، مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے۔

سوال: ذاکر اسرار الحمد فرماتے تھے کہ ایسی صورت میں مجھے اس

نظام سے کم فائدہ اٹھانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اپنے

وسائل، صلاحیتوں اور اوقات کو دین کے نافذ کی جدوجہد

میں لگانا چاہیے تاکہ نظام کا حصہ بن کر جس گناہ کے آپ

مرتکب ہو رہے ہیں اس کا کفارہ ادا ہو سکے۔ یہی رہنمائی

غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔

سوال: استعمالی طاقتیوں نے مختلف طریقوں سے

امت مسلمہ میں گمراہ کن نظریات پھیلایا ہے میں جس کی

وجہ سے مسلمانوں کی وحدت فکر ختم ہو گئی اور ہم نظریاتی

نویلوں میں بٹ گئے ہیں۔ یہ سارا خافش عقاقد و نظریات

کی نافذ کے مرحل آئیں گے۔ تب تک آپ اپنے مقام

پر رہیں، وہیں پر دعوت و تبلیغ اور کلمہ کی سربندی کے لیے

کام کریں۔ افغان طالبان کی حکومت کو دوبارہ قائم ہونے

کے بعد بھی ابھی ان کے لیے بڑے پیچھے ہیں۔ لہذا ہمارا

مشورہ اب بھی بھی ہے کہ ہم جہاں ہیں فی الوقت وہاں

دین پر عمل کریں اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔

ہمارے بھائی کا تعاقل اندیسا ہے۔ 75 برس ہو گئ

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس کا ثواب تول جاتا ہے مگر قرآن محض ثواب حاصل کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا، یہ پوری زندگی کا لامحہ عمل ہے اس کو جب تک ہم تمہیں گے نہیں تو عمل کیا کریں گے؟ لہذا ڈاکٹر صاحب نے نماز تراویح کے دوران ہر چار رکعت کے بعد ان میں تلاوت کیے گئے قرآن کے ترجمہ اور تفسیر کا دورہ شروع کیا۔ گویا جو قرآن ہم تراویح میں سنتے ہیں اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی ہمیں سننے کا موقع مل رہا ہے۔ پورے رمضان میں تقریباً 150 گھنٹے اس میں صرف ہوتے ہیں۔ اس کے بہت اچھے تائیگ سامنے آئے۔ ہم نے اس کے ذریعے لوگوں کی زندگیاں بدلتی ہوئی دیکھی ہیں۔ اب بعض و مسری جماعتیوں نے بھی یہ سلسلہ شروع کر دیا ہے، کچھ کامیں پہچیں مٹت بیان ہوتا ہے اور کچھ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بیان کر لیتے ہیں۔ تنظیم اسلامی، انجمن خدام القرآن اور قرآن ایکڈیمیر کے تحت اس وقت تقریباً 100 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن ہو رہا ہے اور تقریباً 50 مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن ہورہا ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ بڑا روں افراد اسے مستفید ہو رہے ہیں۔ مزید یہ ہے کہ تنظیم کے رفقاء نے ایک ایپ بھی تیار کر کی ہے جس کو مارت فون میں آپ ڈاؤنلوڈ کر کے قریب ترین مقام پر دورہ ترجمہ قرآن میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ لا یوٹیلی کا سٹ بھی ہورہی ہے اس کو لوگ آن لائن سن سکتے ہیں۔ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معمول تھا کہ وہ رمضان کی راتیں قرآن کے ساتھ گزارتے تھے۔ ہمارے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم رمضان میں قرآن سے جزنے، اس کو سیکھنے، سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ ہمارے معاشرے میں تبدیلی آئے۔ اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

ضرورت رشتہ

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے منفرد فرقہ تنظیم، عمر 29 سال، تعلیمی بی ایس، کپیوٹر سائنس، برسر روزگار، قوم خواجہ کے لیے نیک سیرت، دین و ادراکرنا نے تعلیم یافتہ لارکی کا رشتہ در کارہے۔
برائے ارطی: 0301-6900174.

اشہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی، وہ ادا کرے گا اور شریعت کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

کوعزت و تکریم دیتا ہے جبکہ دجالی تہذیب چاہتی ہے کہ عورت دن میں آفس میں جا ب کرے، مردوں کی ہوں بھری نگاہوں کا مقابلہ بھی کرے، ہر چند ریپ کے لیے بھی ہوں، حیا کا جنائز بھی نکلے۔ کیا این جی اوز وہ گندی تہذیب، ہم پر مسلمان کرنا چاہتی ہیں؟ ان کو کہیے ہے کہ اگر مسلمانوں میں ایمان باقی رہا تو یہ باطل کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں گے۔ اس لیے وہ بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں تاکہ ایمان ختم ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیا اور ایمان بیویش ساتھ رہتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک اخہالی جائے تو دوسرا خود نکو دا� جاتا ہے۔“ (مشکوٰۃ)

دوسرا حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وہی گئی ہے آپ کے رب کی کتاب میں سے۔ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے، اور آپ نہیں پاسیں گے اس کے سوا کوئی جائے پناہ۔“ (الکف: 27)

سوال: تنظیم اسلامی کا ایک طرہ ایماز رہا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے اس نے رمضان میں دورہ ترجمان قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے ذریعے لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اس کے الکارہن جائیں۔

امیر تنظیم اسلامی: الحمد للہ! 1984ء میں ڈاکٹر اسرار احمد نے لا ہور سے یہ سلسلہ شروع کیا تھا اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ رمضان تو ہے ہی قرآن کا مہینہ۔ جیسا کہ قرآن میں یہ شیع تھی روشنی پھیلائے گی؟

«شہرِ رمضان الیٰ اُنْزَلٌ فِيهِ الْقُرْآنُ»
”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔“
آیت کے آخر میں فرمایا:
«وَلَعَلَّكُمْ تَشَكُّرُونَ ﴿٦﴾ (البقرة)» اور تاکہ تم شکر کر سکو۔

عورت کو تختطف دیتا ہے۔ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ کسی اور نظام نے نہیں دیے۔ جبکہ دجالی تہذیب عورت کو کچھ ایک کھلونا بنا کر پیش کرنا چاہتی ہے اور اسے سزا ضروری ہے کہ ہم رمضان قرآن کے ساتھ گزاریں۔ لوگ تراویح میں قرآن سنتے تھے اور گھروں کو چلے جاتے تھے، پرانا کرڈیل کرنا چاہتی ہے۔ اسلام عورت کو بہن، بیوی، بیوی، ماں، خالہ، پھوپھی وغیرہ جیسے رشتوں میں پر کر اس

اخلاقی شخصیت کی تکمیل

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت تنظیم اسلامی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں:
((إِنَّ مِنْ أَحْبَكُمُ الْأَنْفُسَ وَأَقْرَبُكُمْ مِنِّي مَجْلِسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسِنَكُمُ الْأَخْلَاقًا))

”تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں اور قیامت کے دن ان ہی کی نیشت بھی میرے زیادہ قریب ہوگی جن کے اخلاق تم میں زیادہ بہتر ہیں۔“

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبویت اور قیامت کے دن آپ کا قریب نصیب ہونے میں حسن اخلاق کی دولت کو خاص دل حاصل ہے۔

اور دراءۃ ثبوت روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ما مِنْ شَيْءٍ أَنْقَلَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حَسْنِ الْخَلْقِ)) (ابوداؤ وترمذی)
”قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی پڑی کوئی نہ ہوگی۔“

عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ : ((أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔“

مطلوب یہ ہے کہ ایمان اور اخلاق میں ایسی نسبت ہے کہ جس کا ایمان کامل ہوگا، اس کے اخلاق لازماً اچھے ہوں گے۔ اسی طرح جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں گے۔ اس کا ایمان بھی کامل ہوگا۔ البته واضح ہے کہ ایمان کے بغیر اخلاق ہی نہیں بلکہ کسی عمل کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس عمل اور ہر سلسلی کے لیے ایمان بہترین روح کے ہے۔ اس لیے اگر کسی شخصیت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے بغیر اخلاق نظر آئے تو وہ حقیقی اخلاق نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں کوئی خرابی ضرور ہے۔ اس لیے اللہ کے ہاں اس کی کوئی قیمت نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ وزد دیا ہے اور انسان کی سعادت کو ان پر موقوف تباہی ہے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی بزرے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے اور اخلاق حصہ اختیار کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے جن مقتضیات کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے ایک یہ بھی

طلق اس پنچہ انسانی کیفیت کو کہتے ہیں جس میں پاندی نہیں کرنا چاہتا۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ میری خواہشات بھر پور طریقے سے پوری کی جائیں خواہ جائز طریقے سے پوری ہوں یا ناجائز طریقے سے۔ پھر اس پر مستزاد شیطان اور اس کے حواریوں کا خواہشات اور شہوات کو انجام دیتا۔ انہیں پورا کرنے کی ترغیب دینا بجدکہ دور حاضر میں تو شرکی تو نئی منظم ہوکر ہرست سے انسان پر اس طرح حملہ آور ہو رہی ہیں کہ اور بد اخلاق کہلانے گا۔

ہر رہی ہیں کہ انسان کا بچتا ہے مشکل ہو گیا ہے اور صراحت میں پر چلنے کے لیے بہت زیادہ تنگ و دود رکار ہے۔ اندریں حالات بھیں اپنے آپ کو اپنے الہ و عیال کو اور پوری امت مسلم کو شیطان اور اس کے حواریوں سے بچانے کی فکر کرنے ہیں۔

شیطان اور شیطانی ترغیبات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو قابو میں رکھے اور اپنی روح کی غذا کا بھی سامان کرے تاکہ اس کی روح اتنی طاقتور ہو جائے کہ وہ انسانی نفس کو اس کی ناجائز خواہشات کی میکیل سے روک سکے۔ اسی طرح ایک حسین اخلاقی شخصیت کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ احادیث میں اعلیٰ اخلاق کی بہت ترغیب آتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَذِرُ كُلَّ بَخْشِ خَلْقِهِ ذَرْجَةً قَائِمَةً الْلَّيْلَ وَضَائِمَ النَّهَارِ)) (رواہ ابو داؤد)

”بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نلی تمازیز پڑھتے ہیں اور دن کو بیش روڑہ رکھتے ہوں۔“

مطلوب یہ کہ اللہ کے جس بندہ کا حال یہ ہو کہ وہ عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے چاہوں ہو اور ساتھ ہی اس کو حسن اخلاق کی دولت بھی نصیب ہو تو اگرچہ وہ رات کو زیادہ نظریں نہ پڑھتا ہو اور کثرت سے نقلی روڑے نہ رکتا ہو، لیکن پھر بھی اپنے حسن اخلاق سے ان شب بیداروں عبادت گزاروں کا درجہ پاپے لگا جو حقائقِ الہیں اور صائمِ النہار ہوں یعنی جوراتیں نوافل میں گزارتے ہوں اور دن کو عموماً روزہ رکھتے ہوں۔

یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ پہلی رکاوٹ تو خود انسان کا اپنا نفس ہے۔ انسانی نفس کسی قانون یا ضابط کی

(رواه احمد بن ابی هریرہ (رضی اللہ عنہ))

لیکن اصلح اخلاق کا کام میری بعثت کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ ہونا بھی بھی چاہیے تھا کیونکہ انسان کی زندگی اور اس کے متاثر میں اخلاق کی بڑی اہمیت ہے۔ اگر انسان کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کی اپنی زندگی بھی قیمتی سکون اور خوبصورتی کے ساتھ گزرے گی اور دوسروں کے لیے بھی پروان چڑھانے کے لیے جو جدد کرنے کی ضرورت ہے۔ تذکرے کا عمل شروع کرنے کے لیے تو انہی درکار ہے۔ یہ تو انہی ایمان میں اضافہ سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ کی آیات پڑھ کر ایمان میں گزی اور حلاوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو خوش اخلاقی اور بد اخلاقی کے تجھر کرتے رہتے ہیں، لیکن مرنے کے بعد والی ابدی زندگی میں ان دونوں کے نتیجے ان سے بدر جہاد یادہ اہم تکلے والے ہیں آخرت میں خوش اخلاقی کا نتیجہ ارم ارجمند کی رضا اور جنت ہے جب کہ بد اخلاقی کا نتیجہ خداوندی کا غضب اور روزخان کی آگ ہے۔

اللَّهُمَّ اخْفَظْنَا مِنْهَا - اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَتَعْيِيْنَاهَا وَأَنْعَوْذُكَ مِنَ النَّارِ وَجَنَّهَا
خود کو اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کرنے کے لیے ہمیں قرآن اور سنت کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہمارے اندر کوں کوں سی رعائیں ہیں۔ برے اخلاق ہیں۔ ان سے کتابہ کش اختیار کرنی ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ مجھکوں کوں سی اچھی رعائیں اپنا کسی ضرورت ہے؟ تبھی تم اللہ کی نظر میں ایک اچھے اور مطلوب مومن بن سکیں گے۔

جب ہم دینداری سے خود اپنا محسوسہ شروع کر دیں گے تو معلوم ہوگا کہ میرے اندر تو یہ ساری برائیاں موجود ہیں۔ ایک طرف تو یہ احساس بہت مفید ہے مگر بعض اوقات دوسری طرف بھی چیزیں انسان کو مایہ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جھنگلا ہٹ میں بھتک کر دیتی ہیں کہ میں اتنی ساری برائیوں سے کیسے نجات پاسکتا ہوں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم ما یوں نہ ہوں۔ اس کے لیے پہلا کام تو نے تمام ترجیحات بدلت کر کھو دیں۔ ہر چیز کو لذت نظر، یہ کریں کہ اپنی اصلاح کا غزم مضموم کریں۔ یہ عزم کرنا

لذت ہے، ذہنی آوارگی اور شہوت رانی کے معیار پر پرکھا جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں چند پاکیزہ فطرت انسانوں کا وجود بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن اصل ضرورت اس بات کی ہے کہم ایسا پاکیزہ معاشرہ و قائم کرنے کی جدو جدد کر کریں جہاں تکلی پر چلتا آسان ہو جائے۔ ایسا معاشرہ نظام عدل و قسط کے نافذ ہونے ہی سے ممکن ہو گا۔ جہاں پر شخص کی بنیادی ضروریات پوری ہو رہی ہوں، جہاں کسی کا حق نہ مارا جا رہا ہو اور جہاں عدل و انصاف ہو رہا۔ تب اللہ تعالیٰ بھی اسماں اور زمین سے ہمارے لیے خوشحالی کے تمام دروازے کھول دے گا۔ خوشحالی اور امن کا ایسا دور دورہ ہو گا جس سے انسانیت کو اب تک واسطہ نہیں پڑا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے قلوب کی اصلاح اور تذکری فرمادے۔ ہمیں دین کو کوئی قائم کرنے کی جدو جدد میں حصہ لیتے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم دوسروں کے لیے بقول حضرت عیسیٰ ﷺ پہاڑی کے ایسے چراغ بن جائیں جن سے لوگ راہنمائی حاصل کر سے جو بھی ہیں۔ ہمارے لیے بھی اور دوسرا لوگوں کے لیے بھی ہیں۔ دین پر چلتا آسان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک خوبصورت اخلاقی شخصیت بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اللہ کی نظر میں ایک ایسا مومن بن جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرنے لگے۔

حسن اخلاق کے سلسلہ میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے

کی درج ذیل منفون دعا ہے: بھی ہمیں پڑھتے رہنی چاہیے۔ ((اللَّهُمَّ أَخْسِنْنَا خَلْقَنَا فَأَخْسِنْنَا خَلْقَنَا)) (رواہ احمد بن عاشور (رضی اللہ عنہ))

”اے میرے اللہ! اتو نے اپنے کرم سے میری جسم کی ظاہری بناوت اچھی بنائی ہے، اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔“

نی اکرم ﷺ نے ”تجھ کی نماز میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَخْسِنِ الْخَلَاقِ، فَإِنَّمَا لَا يَهْدِي لِأَخْسِنَهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِهَا إِلَّا أَنْتَ)) (صحیح مسلم عن حضرت علی (رضی اللہ عنہ)) ”اے میرے اللہ! تو مجھ کو بہترے اخلاق کی طرف رہنمائی کر، تیرے سواؤ کوئی بہتر اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا، اور برے اخلاق کو میری طرف سے بناوے، ان کو تیرے سواؤ کوئی بہتر نہیں سکتا۔“

آمین یارب العالمین!

شیعہ اسلامی کی طرف سے خلائق کو کرکر انہیں اور مسلمانوں کے سماں تباہی کا حساس ملائیں گی کوشش کی گئی ہے کہ عین اکتوبر کے سی و نیم تاریخی تاریخی تسلیطیں پھر نہ اٹھ کر تباہی میں ملائیں۔ شدید راؤں کو دیکھ لیتے کوچھ ایسا جواب دو گے جو خدا میں

دینی حلقوں کو چاہیے کہ PSL اور اسرا میل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کے بایکاٹ کا اعلان کریں۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ کیا نماز، روزہ یا کوئی دوسری عبادت کام آئے گی جب تک ہم برائی کے خلاف آوازیں اٹھائیں گے؛ ذا کٹھن صدقیق

رمضان المبارک کے دوران اسرائیلی قلم و جارحیت کی تاریخ کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "رمضانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

بعد صہیون کا چار نکاتی ایجاد ہے۔ ۱۔ آرمیگاڈ ان یعنی یک عالمی جنگ جس کا آغاز میرے خیال سے ہو چکا ہے۔ ۲۔ گریٹر اسرائیل کا قیام جس میں دریائے نیل سے لے کر فرات تک کا علاقہ وہ شامل کرتے ہیں۔ ۳۔ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے اس کی جگہ تحریم پل کو تعمیر کرنا۔ یہ پورا ایریا ہے جس کو پل مادہت بھی کہتے ہیں۔ اس میں مسجد عمرؓ سمیت سات مساجد ہیں۔ تحریم پل کی تعمیر کے لیے ان سب کو شہید کیا جائے گا۔ ۴۔ یہ سب کرنے کا مقصد ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس کے بعد ان کا سماں (جہاں) آئے گا اور پوری دنیا پر حکومت کرے گا۔ مسجد اقصیٰ میں جانے سے اسرائیل پہلے بھی مسلمانوں کو روکا رہا ہے جب باقاعدہ جنگ نہیں تھی۔ خاص طور پر رمضان میں وہ جملہ اس لیے کرتا تھا تاکہ زیادہ لوگ مسجد اقصیٰ میں مجع نہ ہو جائیں اور کوئی تحریک کی صورت اختیار نہ کر لیں۔ اس لیے اب بھی وہ پابندی لگا رہا ہے کہ صرف 60 سال سے زائد عمر کے افراد ہی مسجد اقصیٰ جا سکتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ مسلمانوں کی نسل کشی کرنے کے بعد خدا غواست مسجد اقصیٰ کو شہید کرے گا۔ یہ بات حقی طور پر تو نہیں کی جاسکتی کہ یہ نہ وہنا کس سانحہ کب ہو گا، لیکن قرآن سے لگتا ہے کہ زیادہ دو نہیں۔ یہ بہت بڑا الیہ ہے کہ امت مسلمہ اس وقت بھی خاموش ہے جبکہ اسرائیل کا ایجاد اصل کرسائے آ جکا ہے۔

جنگ بندی کی قرارداد آتی ہے تو اس کو ویژو کر دیتا ہے۔ میریکے کی اس دورخی پائیسی کا مقدمہ کیا ہے؟

ڈاکٹر حسن صدیق: امریکہ کی منافقت دنیا میں محل کر سامنے آچکی ہے۔ UNO کے 200 کے قریب درکرزا، اکثر، انجمنز روک جھی اسرائیل نے غزہ میں قتل کر دیا ہے ور حال ہی میں UNO کی انسالیشن پر بھی

مرقب: محمد فیض چودھری

سوال: اسرائیل اور حساس کے درمیان جنگ بندی کے تواlut سے جو مذاکرات ہونے تھے ان کی تازہ ترین صورت حال کیا ہے اور کیا آپ کو رمضان میں جنگ بندی کا کوئی امکان نظر آتا ہے؟

ڈاکٹر حسن صدیق: یہ جنگ شروع ہوئے چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو چلا ہے لیکن ابھی تک صرف ایک دفعہ جنگ بندی کا معاملہ ہوا ہے اور وہ بھی صرف چند دنوں کے لیے۔ اس کے بعد سے اسرائیل کا قلم و درمنگی پرستور جاری ہے۔ کم رضمان البارک کو انہوں نے رفاح پر بذریعین حملے کر کے ستر کے تحریک فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ حالانکہ وہاں پر صرف وہ مہاجرین ہیں جنہوں نے غزوہ سے نکل کر وہاں پناہی ہوئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کی مکمل نسل کشی چاہتا ہے۔ حالانکہ مرکی صدر نے بھی کہا کہ رفاح پر حملہ ہماری ریاست ایشیا کو لوگی لیکن جواب میں اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے لیے ریاست ایشیا کے دوبارہ سات اکتوبر جیسا واقعہ نہ ہو۔ لیکن اسرائیلی قیادت کسی بھی صورت میں مذاکرات یا جنگ بندی کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے سمجھا قصیل میں واخلے پر بھی پابندی لگادی ہے۔ مذاکرات کے حوالے سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ امریکہ چھ بہت کی جنگ بندی چاہتا ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے بھی

سوال: گزشتہ کنی بر سوں سے اسرائیل کا یہ ترکیب ریکارڈ ہے کہ وہ رمضان میں مسجدِ قصیٰ پر حملہ کرتا ہے اور ہمازیوں کو شہید کرتا ہے۔ اب تو باقاعدہ جنگ جاری ہے لیکن رضویت میں، اسے اخٹا، رمضان، میں رسمی قصیٰ رکمن

جیگ بندی کا کہا ہے۔ جماس کے رہنمائے بھی چین اور روس کے وفادے سے ملاقات کی ہے۔ دیکھنا یہ ہے چین اور روس اسرائیل پر لئنا اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ تاہم مستقبل

ضاء الحق: حاجز براست ایکل قائم کرنے کے شرمناک حملہ کرنے تو نہیں جا رہا؟

سوال: امریکہ ایک طرف چھ بفتے کی جگہ بندی کی

طرف غزہ پر اسرائیلی حملے کے خلاف بیان بھی دیتا ہے جبکہ دوسری طرف اسرائیل کے بمبار جہازوں کو فیول بھی مہیا کرتا ہے، سو یہاں میں قرآن کی اگستاخی کے خلاف آواز المحتاتا ہے اور پھر اسی سویڈن کو نیٹو میں شامل ہونے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ یہ رام عمار ختم کرتا ہوگا کیونکہ دوسری طرف یہود و نصاریٰ تو کسی صورت مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ امریکی صدر ترمپ کی ہی مثال لیجئے جس نے امریکی معاقدہ میں عراق اور افغانستان سے امریکی افواد کے انخلاء میں کردار ادا کیا لیکن اسی ترمپ نے اسرائیل کا دارالحکومت یروشلم میں منتقل کیا۔ یہ اسلام و شمنی میں ایک ہیں۔ سو نئے کی بات کے کہ مسلمان کیا کر رہے ہیں؟

سوال: اسرائیل مظالم کے خلاف پانچ ماہ میں پوری دنیا میں بڑے مظاہرے ہوئے ہیں، خاص طور پر مغربی ممالک کے عوام بہت بڑی تعداد میں پر نکلے ہیں جبکہ دوسری طرف مغربی حکمران اسرائیل فوازی کی انتباہ کو پہنچ ہوئے ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مغربی عوام کا ویان کے حکم انوکا کیا ہے؟ راشناخ از ہو سکے گا؟

ڈاکٹر حسن صدیق: مغربی ممالک میں طاقت کے مختلف سیٹرز ہوتے ہیں جیسا کہ پارلیمنٹ ہوتی ہے، فاران آفس ہوتا ہے اور فون ہوتی ہے۔ اسی شخص کی پالیسی وہاں نہیں چل سکتی۔ لیکن وہاں یہ قائم سفرز آف پاور ایک بات پر مشتمل ہیں کہ اسرائیل جو بھی کہے گا ہم نے وہ مانتا ہے۔ لیکن جب اتنی بڑی تعداد میں عوام مظاہرے کر رہیں تو ان کو مطمئن کرنے کے لیے بھی یہ پکھنہ پکھنہ بیانات دے دیتے ہیں لیکن اب یہ مناقبت ان کی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ وہ جو ان کے انسانی حقوق، انصاف اور جمہوریت کے نزدے تھے ان کی حقیقت ان کے عوام پر کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اسرائیل کو بچاتے بچاتے ان کی اپنی کری خطرے میں پڑ گئی ہے۔ تاہم ان مظاہروں کا کتنا اثر ہو گا کہنا قبل از وقت ہے۔ لگانہ بھی ہے کہ فی الحال اسرائیل اپنے عزم سے باز آئے اور انہیں سے۔

سوال: ایک طرف اسرائیلی مظالم کی انتباہ ہو چکی ہے، 31 ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں، لاکھوں زخمی ہیں، اس وقت رمضان میں بھی، باب خوراک اور ادویات کی شدید تقلیت ہے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں مسلم ممالک میں ویلنگٹن ڈے کے بھی میتا جاتا ہے، 8 مارچ کو عورت مارچ بھی ہوتا ہے، ہمارے ہاں PSL ہورا ہے جس کی پائزشپ KFC کر رہا ہے جو کہ اسرائیلی افواج کو کھلے عام سکو ہوت کر رہا ہے اور ہماری حکومت نے رمضان کی مبارک

س وقت میڈیا یا بیوو کے ہاتھ میں ہے، حکومتیں ان کے ہاتھ
سیں ہیں۔ فرانس کے اخبار La Liberation نے غزوہ
کے مسلمانوں کی حالت زار کو کارروائی کی صورت میں دکھایا
ہے۔ یعنی ان کے لیے تفریح کا مقام ہے۔ آپ اندازہ
ر لیں کہ ان کی سوچ کس حد تک گراوٹ کا شکار ہو چکی
ہے۔ اس سے زیادہ افسوسناک صورت حال امت مسلم کی
ہے۔ ہمیں جو بدایت دی گئی ہے: «وَمَا لَكُمْ لَا
فَقَاتُلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ
رِجَالٍ وَالنِّسَاءِ وَالْوُلْدَانِ» (النَّاسَ: 75) اور
ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ تم قاتل نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور
نہ بے لس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر جو مغلوب بنا
لے گئے ہیں۔“

میتن یا ہونے بالکل صحیح کہا کہ عرب حکمران غزہ کو غالی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے لیے بھی منع ہے کہ ہمیں عرب حکمرانوں کے پھر و سے رنجیں رہنا چاہتے۔

جہاں ایک طرف غزوہ کے مسلمانوں کے لیے زماں ہے وہیں پر ساری امت مسلمہ کے لیے بھی یہی آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
اللَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لَذِينَ لَمْ يُكُمْ خَسْنَ عَمَلًا (المک: 2) ”جس نے موت اور نندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون صحیح اعمال اگر نہ والا ہے۔“

ر یہودی اور عیسائی ہیں ان کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: «وَلَئِنْ تُرْضِيَ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا
مُنْتَظِرًا حَتَّىٰ تَتَبَعَّجَ مِلْتَهُمْ ط» (ابقر: 120) اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کسی مخالفے میں نہ رہیے (گز راضی رہوں گے آپ سے یہودی اور نصرانی جب تک کہ آپ چیز وی نہ کریں ان کی ملت کی۔

پہلی پروردی کی ایک سطح تولہ ہوگی کہ اپنا دین اور مذہب پہلوز کران کے مگر اس عقائد اختیار کر لیے جائیں لیکن اس کی بیکھل پہنچی ہے کہ ان کی تہذیب کو اپنا شروع کر دیں میسا کہ بد قسمی سے آج مسلمان ممالک مغربی تہذیب کے پختے پہنچا رہے ہیں۔ خاص طور پر حکمران طبقہ تو مکمل ان کے رنگ میں رنگ چکا ہے اور اسرائیل سے دوستیاں، علاقات اور تجارت سے کچھ چل رہا ہے۔ ترکی ایک

تحتی لیکن اس بارہ زبانی جمع خرچ کی حد تک بھی انہوں نے
زحمت گوارہ نہیں کی بلکہ کھل کر اسرائیل کا ساتھ دے رہے
ہیں۔ UAE اور کچھ دیگر عرب ممالک نے تباقاعدہ طور
پر اسرائیل کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ سعودی عرب بھی تسلیم کرنے
کے دلائے پتھا اور پاکستان کے حوالے سے بھی باقیں ہو
رہی تھیں۔ عین اس وقت جنگ چھڑ گئی تو گویا ان کے
خواب چکنا چور ہو گئے۔ ویژن 2030، تھا جس کے
مطابق وہ نیمیٹی بناتا چاہتے ہیں اور جو جاتی تہذیب کا
گڑھ ہے وہ وہاں لانا چاہتے ہیں۔ اس میں ان کو رکاوٹ
حمس نظر آتی ہے۔ تین یا ہونے بالکل محیک کہا کہ عرب
حکمران غزہ کو خالی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں
کے لیے بھی سمجھ ہے کہ میں عرب حکمرانوں کے بھروسے
پر نہیں رہتا چاہیے۔ بد قسمی یہ ہے کہ مسلم عوام کی جانب
سے جو روئیں آتا چاہیے تھا وہ بھی نہیں آیا۔ مغربی ممالک
میں غیر مسلموں نے جس قدر بڑے مظاہروں کا اہتمام کیا
ہے امت مسلمہ سے اتنا بھی نہیں ہو سکا۔ مسلم ممالک میں
کہیں کرکت پروفوس کس ہے، PSL ہورہا ہے، کہیں سیاست
کے محلی میں عوام کو بھار کھا ہے، کہیں کسی اور چیز پر فوکس
ہے۔ مسلم حکمرانوں اور عوام کی اس خاموشی کو دیکھتے ہوئے
اسرا یل کو مرید شہد ملے گی اور اس کو یہی پیغام جائے گا کہ
اپ اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ جب تک
مسلم عوام میں جذب ایمانی پیدا نہیں ہوگا اور پاکستان، ترکی،
مصر جیسے مسلم ممالک اسرائیل کو دھکی نہیں دیں گے وہ بھی
باز نہیں آئے گا۔ حماں کے رہنماء کے کہا تھا کہ پاکستان
اسرا یل کو دھکی دے گا تو جنگ سے باز آئے گا لیکن
دھکی دینا تو دور کی بات ہے قسطنطین کا جھنڈا اٹھانے پر بھی

سوال: مصر کے حالات یہ ہیں کہ وہ فلسطینیوں کو پناہ دینے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہے جبکہ پاکستان کے حالات بھی آپ نے بیان کر دیے۔ البتہ ترکی کے صدر کے متعلق اسرائیلی وزیر خارجہ نے حال ہی میں کہا ہے کہ طیب اردوگان اس صدی کے سب سے بڑے anti-Semitic مخالفت یہود و ہمنی کے مترادف ہے؟

رضاء الحق: anti-Semitic کا لفظ تو اسرائیل بیشتر ایک تھیمار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ لوگوں کی زبان بندی کے لیے ان کے پاس ایک ہولوکاست کا کارڈ بھی ہے۔ ترکی کے صدر نے کہا تھا اسرائیل غزوہ میں اس وقت جو کچھ کرو رہا ہے وہ تاریخ کا سب سے بڑا ہولوکاست ہے۔ اس کے جواب میں اسرائیلی وزیر خارجہ نے یہ بیان دیا ہے۔

ساعتوں میں لوگوں کو PSL ویکنے میں لگایا ہوا ہے۔ کیا ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ ہم مسلمانوں کا ضمیر مرد ہو گا کہ؟

قضاء الحق: جس پتی میں اس وقت مسلمان گرچے بیس اس سے زیادہ گرنے کی شایداب گنجائش نہ ہو۔ غیر مسلم ممالک میں بڑے بڑے مظاہر ہے ہورہے ہیں، واشنگٹن، لندن، ایکسٹر میم، ناروے، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، بلجیم، بیهان تک کہ جرمی میں بہت بڑا مظاہر ہو جواہ

متعدد پروگرام بھی نشر ہوئے۔ یعنی فلسطینیوں کے حق میں آزاد اخنانے کے لیے اور لوگوں کو احاس دلانے کے لیے ہم ہر طرح سے کوشش کر رہے ہیں۔ فلسطین کا مسئلہ سب مسلمانوں کا مسئلہ ہے، صرف دینی جماعتیں کام نہیں ہے۔ دینی جماعتیں بھی چدمتحک ہیں، باقی لوگ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور یہ طرزِ عمل کیا ہمیں زیر دیتا ہے؟

جس کے پاس جتنی استطاعت ہے، جتنا اختیار ہے وہ

انتہی مکلف ہے۔ سب سے بڑی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ یا ایک نظریاتی ریاست ہے اور اسی طاقت بھی ہے۔ پھر یہ کہ باقی پاکستان نے روزاں سے ہی پاکستان کی اسرائیل کے حوالے سے پالی بھی کاغذیں کروز دیا تھا۔ انہیوں نے اسرائیل کو

مغرب کا ناجائز پیچ قرار دیا تھا اور ایک انزویو میں یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ ملک فلسطینیوں کی اخلاقی اور عسکری مدد کریں گے۔ امت کے لحاظ سے بھی مسئلہ فلسطین ہمارے لیے اہم ہے۔ مسجدِ اقصیٰ کی تولیت مسلمانوں کے ذمہ ہے یعنی خود یعنیوں نے خلیفہ و محدث عربیت کے حوالے کیا تھا۔ کوئی بھی اس ذمہ داری کو مسلمانوں سے چھیننا ہے تو اس کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمان کسی صورت اس ذمہ داری سے سکد و شیش نہیں ہو سکتے۔ سابقہ امت مسلم کو محفوظ علیهم اسی لیے کہا گیا کہ ان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی تھی وہ انہیوں نے پوری نہیں کی اور ہمارے بارے میں یعنی اس امت مسلم کے بارے میں جو کہا گیا ہے: (وَجَاهُهُمْ
فِي الْأَنْوَحِ جِهَادٌ هُوَ أَجْبَتِنَّكُمْ) (آل جعفر: 78)
”اور جہاد کرو اللہ کے لیے جیسا کہ اس کے لیے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن یا ہے۔“

یعنی ہم پر جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اسے ہم نے ہر صورت میں پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے، جس کے پاس جتنی طاقت اور اختیار ہے اس کے حساب سے وہ اپنی کسی کو کوشش ضرور کرے۔ اللہ یعنی نصیحت کے مصدق ہم خیر خواہی کے جذبے کے تحت حکمرانوں سے یہی کہیں گے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ تنظیم اسلامی کی طرف سے حکمرانوں کو خطوط بھی لکھنے گئے تاکہ ان کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جاسکے۔ اسی طرح مسلم ممالک کے سفارتخانوں کو بھی خطوط لکھنے ہیں اور انہیں احساس دلایا گیا ہے کہ خدا کا خوف کرو، روز قیامت ایک فلسطینی پیچے نے اٹھ کر تمہارے خلاف مقدمہ اٹر کر دیا تو کیا جوab دو گے؟



امریکی ایزوفورس کے ایک الکار نے فلسطینیوں کے حق میں احتجاج کرتے ہوئے خود کو آگ لگالی اور مر گیا۔ یہ دو ارب مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے منہ پر زور دار طماںچہ تھا۔

ڈاکٹر حسن صدیق: ہمارا دین اس حوالے سے بہت واضح ہے کہ جہاں بھی حق و باطل کا معاملہ ہو گا تو ہم نے حق کے لیے آزاد اخنانی ہے۔ بیہان تک کتماز، روزہ یا کوئی بھی عبادت کام نہیں آئے گی جب تک کہ ہم برائی کے خلاف آواز نہ لے سکیں۔ فلسطین کے معاملے میں بھی جس قدر کسی کے پاس طاقت اور اختیار ہے وہ انتہی مکلف ہے اور اس سے روز قیامت سوال ہو گا۔ اگر کوئی دو کاندرا ہے وہ اسرائیلی منصوبات فروخت کر رہا تو اس کو بھی جواب دینا ہے۔ فلسطینی تو امتحان میں سرخ رو ہو کر جتوں کے مہمان بن رہے ہیں اصل امتحان تو باقی امت کا ہے، وہ کیا کر رہی ہے؟ پاکستان میں عوام اس وقت اپنی آمدن کا آدھا حصہ اسی ادا کر رہے ہیں، ان کا حق بتاہے کہ حکومت پر پریشرڈائیں کہ وہاں غرہ کے لیے کچھ کریں، کم از کم امداد پہنچانے کے لیے ہی راستے کھلاؤ۔ اگر اتنا بھی نہیں کر سکتے تو پھر انہیا اور پاکستان میں کیا فرق رہ گیا؟ پاکستان ایک ایسی قوت ہے، یہ اسرائیل پر پریشر بھی ڈال سکتا ہے۔ ہمارے کوئی مذہبی حلقوں جن کی بہت بڑی following شیزی اور ملک اسلام کے نام پر بنا تھا لیکن عوام کے اندر سے شاید وہ ملکی ختم ہو گئی ہے۔ یہ سیاسی لیبریٹ پاکستان میں اسی عوامی سطح پر بھی کوئی خاص احتجاج دکھانی نہیں دے رہا۔ حالانکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا لیکن عوام کے اندر سے زیادہ ملکی ختم ہو گئی ہے۔ یہ سیاسی لیبریٹ پاکستان میں اسی عوامی سطح پر فلسطینیوں کو اس حوالے سے بیدار کرتے لیکن وہ خود کہ وہ مسلمانوں کو اس حوالے سے بیدار کرتے لیکن وہ خود سب سے زیادہ بے صس ہو چکے ہیں۔ یہ انتہائی خوفناک صورت حال ہے۔

سوال: یہ بات واقعی قابل تشویش ہے کہ پاکستان میں عوامی سطح پر اور نہ ہی حکومتی سطح پر فلسطینیوں کے حق میں اس طرح آزاد اخنانی گئی جس طرح اخنانی چاہیے تھی۔ جہاں تک تنظیم اسلامی کا تعلق ہے تو اس نے 17 کتوبر کے بعد اہل غرہ کے حق میں ملک گیر بھی چلائی، اسی فورم سے

عزت گاب چاپ ٹکٹک شہباز شریف دریٹریٹ السلامی جمہوریہ پاکستان

سب سے پہلے ہم آپ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان میں وزارت عظیمی کا منصب دوسری مرتبہ سنبھالنے پر نیک خواہشات کا تھا اور مبارک با پیش کرتے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کو ملک پاکستان اور اس کے عوام کی خدمت، امن، استحکام اور خوشحالی قائم کرنے میں مدد اور کامیابی عطا فرمائے۔

گرامی تدر!

ماہ مقدم رمضان المبارک کے اس موقع پر سایہ قلن ہونے والی خیر اور برکت کے تناظر میں ہم آپ کو پاکباز شہداء کے خون میں گندھا اور مصیبت زدہ لوگوں کے دکھوں اور غنوں کے بوجھ سے لبریز یہ خط ارسال کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جنہیں غزہ پر مسلط قتل عام اور نسل کشی کا سامنا ہے اور تمام عالمی انسانی حقوق کی تنقیموں اور دینا بھر کے ذرائع ابلاغ کے مطابق ان پر ہر قسم کے جنگی جرائم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ ساری دنیا اس وحشیانہ جاریت کے تسلیم اور عالمی ادارے کی تاملی کو حیرت اور مذمت سے دیکھ رہی ہے۔ عالمی عدالت انصاف اور انسانی حقوق کی تنقیموں کے فیصلوں اور سفارشات کے باوجود دنیا قابض اسرائیل کو غزوہ کے خلاف نسل کشی کی جگہ روکنے پر مجبور کرنے میں ناکام ہے۔ قابض اسرائیل اس جنگ کو پورے تکبیر اور بہت دھری کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہے اور انسانی حقوق کے ہرزائی کو پامال کر رہا ہے۔ اسرائیل جان بوجھ کر پکوں، خواتین اور محروم افراد سمیت مخصوص افراد اور عام شہریوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔

اسرائیل غزہ میں زندگی کے تمام آثار کو ختم کرنے کے لیے مساجد، گرجا گھروں، سکولوں، ہسپتاں، پر امن شہریوں کے مکانات، سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر رہے ہیں۔ اپنے گھناؤ نے ابداف کو حاصل کرنے کے لیے قابض اسرائیلی حکام بھجوک اور قحط کو ایک تھیار کے طور پر استعمال کر کے اپنے شرمناک جرائم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قابض شہر غزہ اور اس کے شہاں میں آئے والی بیکاگی امداد کا راست روک رہا ہے۔ نیز اپنے پکوں کے لیے رزق کی کاش میں لختے والے بے گناہ قسطنطینیوں کا خون بھایا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کے خلاف یہ کارروائیاں ایسا ہملا ہیں جو قاتم ہیں اقوامی تو ائمیں اور کوئی نہ سمجھی کشمکشم خلاف ورزی ہیں۔

تحریک حماس، قسطنطینیہ موم، ان کی تاکید و جماعتیں اور حلقہ میں یک زبان ہو کر ان تمام کوششوں اور اقدامات کو راستے ہیں جن کے ذریعہ دنیا قسطنطینیوں کی حیات اور اُنہیں اداوارہ ایام کرنے میں کوشش ہے۔

The Islamic Resistance Movement
Hamas - Palestine



حركة المقاومة الإسلامية
حماس - فلسطين

عالیٰ العبد / محمد شہباز شریف حفظہ اللہ
رئیس وزراء جمہوریہ پاکستان الإسلامية

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته و رسکنه، و بعد...

فی الیادی، یطلب نہ ان توجہ لعلیکم بالہنفۃ والترکی، بمناسبت انتخابکم رئیساً للوزراء
بجمهوریہ پاکستان الإسلامية، راجین من اللہ تکمیل التوفیق والإعانۃ فی خدمة پاکستان وشعبہ، وان یتم
علیکم الامن والاستقرار والازدهار.

صاحب المعالیہ

على اعطا شهر رمضان الفضيل، ومع اقتراب موسم الخير والبركة؛ بعيت البكم رسالتنا هذه
مزروحة بدماء الشهداء الراكبة، ومتقلة باحزان وهموم المكالومين، الذين يتعرضون لأنشع المجالز في
حرب الإيادة الجماعية على غزة، وينتکب معمقون كل أشكال جرائم الحرب، التي تقتفيها الجهات المغوفقة
والشولية، وتنتهاى وبالسائل الاستقرار، استقرار هذا العدون الهمجي، وعجز المنظومة الدولية؛ إذ

بالرغم من قرارات ونوصيات محكمة العدل الدولية والمنظمات المغوفقة؛ إلا أنها تشنّل باللزم الاحتلال
على وقف الإيادة الجماعية على غزة، التي يمارسها بكل مسلف وعذاب، وينوس فيها على كل اعتبار
لحقوق الإنسان، حيث ينعدّل الأبراء والمدنيين من الأطفال والنساء والتشريب، وبصر المساجد،
والكتاب، والمدارس، والمستشفيات، والبيوت المدقّنة الأمينة، والطرقات، والبنية التحتية، ليقتضي على كل

مظاهر الحياة في غزة، ويعن في إجرمه باستخدام النجوع كسلاح لتحقيق أهدافه الفدائية، بل ويقطع
الطريق على المساعدات والإغاثات القائمة لمدينة غزة وشامتها، ويقتل الأبراء بدم بارد وهو يجهلون عن
نفسهم العيش لأنفسهم، في اعتداء فاضح وسافر على حقوق الإنسان، وبصريه بعض الحالات كل الفوارس
والموابيق الدولية.

إننا في حركة حماس وعها أبناء شعبنا وقواه وفصائلها، وإن نقدر كل الجهود والمعارف التي ساندت
شعبنا، وقدمت المساعدات الإنسانية، وأمام حجم الكارثة التي سببها العدون الهمجي على قطاع غزة،
فإننا ندعوك إلى ما يلي:

1. التحرك الفاعل على مختلف الصعد السياسية والدبلوماسية والقانونية من أجل وقف العنوان على
شعبنا فوراً، والضغط على الوسائل الدولية الداعية للاحتلال بهدف إجراء على وقف هذه الحرب
ال بشعة بتکل فوري غير مشروط.

2. إلقاء شعبنا بصورة حقيقة على صعيد الغذاء والدواء والإيواء، وفتح المعابر لتعمل بصورة كاملة،
 بما يوفر الاحتياجات الكاملة والعاجلة، وبتهيي المصادر بشكل كامل عن شعبنا، ويدعى مسيدة
عمر شاملة.

3. تبلیغ المزيد من الجهات لمحاكمة الاحتلال وفضح جرائمه، وعزله سياسياً ودولوماسياً، جراء ما
يرتكبه من جرائم حرب وجرائم ضد الإنسانية في مجازر الإيادة الجماعية على غزة.

4. إن الاحتلال هو أصل كل المشاكل وعدم الاستقرار في المنطقة، واستمراره بذاته مع مبادئ
القانون الدولي والأمم المتحدة، ولن يقبل الشعب الفلسطيني استقالته وحرنته هو ما يدهي جاز
المشكّلة، ويؤسس لمرحلة جديدة ومحفلة على مستوى الإقليم والعالم.

ختاماً، وإننا نطمئنك وكل الأخذار، بأن شعبنا يزيد تمسكاً بارضه ويفتخرا بختار المقاومة، كسبيل
مشروع إلهاء الاحتلال، ويرواصل مواجهة كل المخططات التي تهدى لتصعيده القضية الفلسطينية، مما
کلّه من اهان وتصحیحات، وأن كل هذه المواقف المهمة لن تکن مطلوبة عن مواسلة طلاقی، حتى
الحرية والاسلام، والامة الولدة الفلسطينية السسلة کامنة السیارة وعامتها القدس، والقدس بحق
العروة وحریر العصیر.

سائق اندھار مکملہ: دوڑ الحفظ التوفیق، ونہاد مکملہ: مکملہ جریروں اور استقرار

اللہ عزیز

بابک العطف العلی

حرکۃ المقاومۃ الاسلامیۃ حماس - فلسطین



امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(7 تا 9 مارچ 2024ء)

جمعہ (07-مارچ) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔
جمعہ (08-مارچ) کو قرآن اکیڈمی ڈائیس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (09-مارچ) کو ”امیر سے ملاقات“ کی کراچی سے آن لائن ریکارڈنگ کرائی۔

دورہ ترجمہ قرآن کی مصروفیات جاری ہیں۔
نائب امیر سے آن لائن مستقل رابطہ رہا۔

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پوستہ)

حرمت ربا پر اجماع امت ہے:

”ربا“ یعنی سود کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن و سنت سے بلاشبک و شبہ ثابت ہے کہ ”ربا“ کا لین دین ناجائز ہے۔ امت مسلمہ صدر اول سے آج تک اس کی حرمت پر تتفق ہے۔ صحابہ کرام ﷺ، تابعین، تابعین تابعین، ائمہ مجتہدین (رضی اللہ عنہم) کا ہر دور میں اس پر اجماع رہا ہے۔ ابن عبد البر (متوفی ۴۲۲ھ) فرماتے ہیں: قد اجمع المسلمون نقلًا عن نبیہم ان اشتراط الزیادة فی السلف ربا و لو کان قبضۃ او حبة۔ مسلمانوں نے اپنے نبی ﷺ سے نقل کی بنان پر اجماع کیا ہے کہ قرض کے اصل مال پر اضافہ اور زیادتی کی شرط لگانا سود ہے اگرچہ یہ اضافی ایک مٹھی گھاس ہو یا ایک دانہ ہی ہو۔“

امام المفسرین ابن حجر طبری، امام طحاوی، ابو بکر حصاص، امام بغوی، قاضی ابو بکر بن عربی، امام فخر الدین رازی سب نے یہی کہا ہے کہ قرض کی اصل رقم پر جو زائد رقم بطور شرط و معابدہ جاتی ہے وہ ربا ہے۔

حوالہ: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحید

غزوہ کی پٹی کے خلاف دھشیانہ جاریت کی وجہ سے ہونے والی بڑی تباہی کو فلسطینی عوام کے جسموں اور روح پر جھیلتے ہوئے ہم آپ کی توجہ درج ذیل امور کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں:

(1) فلسطینی قوم کے خلاف جاریت کو فوری طور پر روکنے کے لیے مختلف سیاسی، سفارتی اور قانونی پلیٹ فارمز پر موثر کارروائی کی جائے۔ قابض اسرائیل کو اس گھناؤنی جنگ کو غیر مشروط طور پر روکنے پر مجبور کرنے کے لیے اس کی حمایت کرنے والے میں الاقوامی دارالحکومتوں پر دباؤ ڈالا جائے۔

(2) فلسطینی عوام کو خوارک، ادویہ اور رہائش کے حوالے سے ضروریات میں اپنی حقیقی ریلیف کی فراہمی کو سیکھنا یا جائے، غزہ کو دنیا سے ملانے والی راہداریوں کو کمکل طور پر چلانے کے لیے کھولا جائے تاکہ متاثرہ علاقوں میں فوری ضرورت کی اشیاء کی فراہمی مکمل بنائی جاسکے۔ اہل غزہ کا محاصہ مکمل طور پر ختم ہوتا کہ غزہ کی تباہہ شدہ پی میں تعمیر نو کا ایک جامع عمل شروع ہو سکے۔

(3) قابض اسرائیل کے خلاف مقدمہ چلانے اور اس کے جرائم کو بے نقاب کرنے میں مدد کی جائے۔ غزہ میں نسل کشی پر مبنی جگلی جرم اور انسانیت کے خلاف کی جاتے والی روزمرہ اسرائیلی کارروائیوں کے باعث اسے سیاسی اور سفارتی طور پر الگ تحمل کرنے کے لیے مزید کوششیں کی جائیں۔

(4) قابض اسرائیل خطے میں تمام مسائل اور عدم استحکام کی جڑ ہے اور اس کا برقرارہ بنا میں الاقوامی قوانین اور اقوام متحده کے اصولوں سے متصاد ہے۔ فلسطینی عوام کی خود مختاری اور آزادی کا حصول ہی مسئلہ کو جڑ سے ختم کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ اس سے علاقائی اور عالمی سطح پر منے اور مختلف مراحل کی شروعات ہوں گی۔ آخر میں ہم آپ کو اور دنیا کے تمام آزادی پسند عوام کو سیکھنے والاتے ہیں کہ فلسطینی اپنی سرزمی میں سے والہانہ طور پر وابستہ ہیں اور اسرائیلی قبیلے کو ختم کرنے کے ایک جائز طریقے کے طور پر مراجحت کے انتہا پر بھرپور یقین رکھتے ہیں۔ ہم ان تمام منصوبوں کا مقابلہ کرنا جاری رکھیں گے جن کا مقصد فلسطینی کا رونختم کرنا ہے، چاہے اس کے لیے ہمیں کتنی ہی بڑی قیمت اور قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں۔ ہم یہ بھی پاور کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے وحشیان جرائم فلسطینیوں کو آزادی اور خود مختاری کے حصول اور ایک آزاد فلسطینی ریاست، جس کا دارالحکومت القدس ہو، کے قیام تک مراجحت کی را پہنچانے سے باز بھیں رکھتے۔

هم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گوئیں کہ وہ آپ کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ کی زیر قیادت ملک پاکستان کو تمام تربھائی، سلامتی اور استحکام عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کا بھائی

اسماعیل بن یہ

چیزیں میں پولٹ یور و اسلامی تحریک مراجحت، ہجس، فلسطین



آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 699 دن گزر چکے!

امیر محترم شجاع الدین شیخ نائب ناظم اعلیٰ انجینئر سید نعمان اختر کے ہمراہ 29 دسمبر 2023ء بروز جمعہ رات 00:12:00 بجے کراچی سے بذریعہ نشانہ ہائی وے سکھر تشریف لائے۔ امیر حلقہ احمد صادق سو مرد اور حافظ شاء اللہ گول نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ عشاں یہ اور رات کا قیام حلقہ کے مرکز سکھر کیا۔ 30 دسمبر 2023ء کو دن گلزار بجے حلقہ کے رفقاء کی امیر محترم سے اجتماعی ملاقات کا سیشن ہوا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ شاء اللہ گول نے حاصل کی۔ تلاوت کے بعد نائب ناظم اعلیٰ انجینئر سید نعمان اختر نے امیر محترم کے دورہ کا مقصد اور اس کے خدوخال رشکاء اجتماع کے سامنے رکھے۔ امیر حلقہ احمد صادق سو مرد نے حلقہ کا مختصر تعارف اور جائزہ شرکاء کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء سے فردا فروض اتفاقی کیا اور سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ زیادہ تر سوالات فلسطین، بیت المقدس، مسجد اقصیٰ اور قسطنطیونی عوام کے متعلق تھے۔ اس کے بعد ملتمم رفقاء نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ دو پھر 3 بجے سے عصر تک امیر محترم اور نائب ناظم اعلیٰ کے ساتھ حلقہ کے مداران کی نشست ہوئی۔ نماز عصر (آئی۔ بی۔ اے) یوں نیو روئی سکھر کی مسجد میں ادا کی گئی۔ امیر محترم کی رفیقیتیں اسلامی پروفیسر ڈاکٹر محمد خالد شفیع کی وساطت سے (آئی۔ بی۔ اے) کے پروفیسرز حضرات (ملتمم احباب) سے ملاقات ہوئی۔ مغرب کی نماز سفید جامع مسجد میں ادا کی گئی جہاں امیر محترم کا "مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی پاک اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب عام رکھا گیا تھا۔ امیر محترم نے مسئلہ فلسطین، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کا پس منظر شرکاء کے سامنے رکھا اور اس میں ہمارے اوپر کیا ذمہ داریاں عائد ہوئی ہیں، وہ بھی تفصیل سے بیان کیں۔ امیر محترم عشاء کی نماز کے بعد صادق آباد کے روانہ ہو گئے۔ رات کا قیام اور عشاں یہی محترم مقامی امیر محترم چودھری کی رہائش گاہ پر تھا۔ 31 دسمبر 2023ء کو بعد نماز فجر محلی کی مسجد میں امیر محترم نے درس قرآن کی سعادت حاصل کی۔ درس قرآن کا عنوان "نی کریم سلیمانی" کا مقصد بعثت اور ہماری ذمہ داری" تھا۔ صبح ناشت کے بعد مقامی امیر کی رہائش گاہ پر امیر محترم کی ملاقات مقامی ذمہ داری سے ہوئی۔ امیر محترم اور نائب ناظم اعلیٰ نے ذمہ داریان کو تیقینی مشورے دیئے۔ دن 11:00:00 بجے تک شہر یار مسجد صادق آباد میں کل رفقاء کا اجتماع ہوا۔ جس میں صادق آباد اور رحیم یار خان کے رفقاء شریک ہوئے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کام پاک سے ہوا۔ نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان محترم انجینئر نعمان اختر نے امیر محترم کے دورہ کے مقاصد اور خدوخال رفقاء کے سامنے رکھے۔ بعد میں امیر حلقہ احمد صادق سو مرد نے حلقہ کا مختصر تعارف شرکاء کے سامنے رکھا۔ امیر محترم نے تمام رفقاء سے تفصیلی تعارف حاصل کیا اور سوال و جوابات کی نشست بھی ہوئی۔ قبل نماز ظہر اجتماع کا اختتام ہوا۔ ملتمم اور مبتدی رفقاء نے بیعت مسنوں کی سعادت حاصل کی۔ بعد نماز عصر امیر محترم نے علاقے کے علماء اور اہم شخصیات سے کی ملاقات کی۔ نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقہ بھی ساتھ تھے۔ نماز مغرب کے بعد مدرسہ الہتیان کا جم (آئی۔ بی۔ بی۔ بی۔) پنچھے جہاں امیر محترم کا "مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی پاک اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب عام تھا۔ باہ میں شرکاء کی حاضری گھبی تھی اور خواتین کے لیے پرودہ کے ساتھ علیحدہ انتظام بھی تھا۔ امیر محترم نے مسئلہ فلسطین، بیت المقدس، مسجد اقصیٰ اور غرب، کا پس منظر اور فلسطینی مسلمان کی موجودہ صورت حال شرکاء مجلس کے سامنے رکھی اور بحیثیت ایک

امیر محترم کا دورہ حلقہ کراچی وسطی

امیر محترم نے 27 جنوری 2024ء کو حلقہ کراچی وسطی کا دورہ کیا۔ امیر محترم نے صبح 10:45 بجے دفتر حلقہ میں نئے مقامی امیر محترم عمران عثمان نامی، محترم احمد فاروق سندھ بلوچ سوسائٹی اور محترم اقبال جاوید ماذل کا ولی ملاقات ہوئی۔

صباح 11:30 بجے بزرگ رفقاء محترم نشاط احمد (گلشن اقبال نظیم) اور محترم رائے محمد صالح (سندھ بلوچ سوسائٹی نظیم) سے ان کی رہائش گاہوں پر ملاقات ہوئی۔ عبادت کی۔ سے پھر 2:30 بجے کراچی وسطی کی شوری سے ظہران پر ملاقات کی۔

سے پھر 00:00 3 بجے قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں کل رفقاء ناشت کی ملاقات ہوئی۔

تلادوں کام پاک سے پر و گرام کا آغاز ہوا۔ امیر حلقہ نے حلقہ کراچی وسطی کے علاقے جات کا تعارف بیش کیا۔ حلقہ کے معاونین اور تنظیم کے امراء کا تعارف کروایا اور حلقہ میں ملتزم، مبتدی رفقاء اور رفقاء کی تعداد سے آگاہ کیا۔ امیر محترم کی جانب سے تمہیدی گفتگو کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی جو بعد نماز عصر تک جاری رہی۔ بعد ازاں مبتدی و ملتزم بیعت منسوخہ کا اہتمام کیا گی۔ اس ناشت میں لگ بھگ 400 رفقاء نے شرکت فرمائی۔ بعد نماز مغرب کل ذمہ داران ناشت منعقد ہوئی۔ امراء تنظیم نے اپنی اپنی نظیم کے ذمہ دار اور علاقے کا تعارف کروایا۔ اس ناشت کا اختتام دعا پر رات 30:00 بجے ہوا۔ اس دورہ کے دوران ناظم اعلیٰ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمن عارف، نائب ناظم اعلیٰ روز جو نیو محترم سید نعمان اختر اور امیر حلقہ محترم عارف جمال فیاضی موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام رفقاء کی محتتوں دکاوتوں اور امیر محترم اور دیگر اکابرین کی تقریب اوقات کو مقبول و منتظر فرمائے۔ آئین یارب العالمین! (رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، معتقد حلقہ)

حلقة لاہور غربی کے زیر اہتمام آگاہی مکرات مہم

6 جنوری 2024ء کو اقبال ناؤں لاہور غربی کے تحت ایک واک درج بالاعنوں کے تحت منعقد ہوئی۔ واک کا آغاز مسجد جنت الفردوس واقع پیکور وڈ میں نماز ظہر کی ادا اسی کے بعد شروع ہوا۔ مسجد کے باہر رفقاء نظیم اور احباب ایک ترتیب کے ساتھ نی بوڑج بن پر غزوہ کے مظلوم فلسطینی مسلمانوں پر جاری مظالم و جاریت کو مختلف عبارات سے اجاگر کیا گیا تھا، لے کر کھڑے تھے۔ واک کے شرکاء ایک منظم گلشن میں ملنار روز بیہ آئے اور اعوناں ناؤں کے اور خیڑین کے اشیش پرواقن تریکھ گلشن کے پاس پر کھڑے ہوئے۔ راستے میں معین شرکاء میڈیا بلز تریکھ کرتے رہے۔ میگا فون پر

ریکارڈ شدہ پیغام سننے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ علاوہ بریں دور رفقاء نے اپنے طور پر بھی موضوع کی منابع سے آگاہی کرائی۔ نماز عصر پر اس مظاہرے کا اختتام ہوا۔

حلقہ لاہور شرقی کاسہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقة لاہور شرقی کا سال 2023 کا آخری سہ ماہی تربیتی اجتماع 31 دسمبر 2023 کو صبح 8 بجے سے ظہر تک مسجد نور نزدیک ہے بیہد کوارٹر لاہور میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز ملاوات قرآن سے ہوا جس کی سعادت امیر حلقہ جناب نور الوری نے حاصل کی۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے اپنے ابتدائی کلمات میں شرکاء کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کی تفصیل و ترتیب سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ تذکیر بالقرآن کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے حلقہ کے ناظم دعوت شباز احمد شخ نے "ایمان اور جہاد کا ہمی تعلق اور ان کے تقاضے" بیان کیے۔ تذکیر بالحدیث کے ضمن میں وحدت امت کے موضوع پر فیروز پور تنظیم کے بزرگ رفیق محمد سیم ختنے حدیث نبوی "مسلمان ایک جسم کی مانند ہے" کے حوالے سے ابتدائی لذشین اور ایمانی جذبات کو تقویت پہنچانے والی تفتیگ فرمائی۔ موضوع نے غرہ میں مسلمانوں کے بہیان اور دوستی کیلئے عام پر مسلم ممالک کے حکمرانوں کی جرماتی غفلت اور بے حصی پر ائمہ رافسوس کرتے ہوئے افرادی سطح پر اس ضمن میں ابتدائی فخرت و محیت اور اخوت اسلامی کے جذبات کا جائزہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ ناشتے کے وقٹے کے بعد اجتماع کا اگلا پروگرام باقی محترم کا "راہِ محبت" کے موضوع پر ویدیو خطاب کے نصف اول کی ساعت تھی۔ امیر حلقہ نے خطاب سے قبل رفقاء کو یادو ہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ اس خطاب کی اہمیت کے پیش نظر امیر محترم نے اس سال کے سالانہ اجتماع میں رفقاء کے لیے اہداف میں اس کی ساعت کو بھی شامل فرمایا ہے۔ خطاب کا نصف آخر تمام رفقاء افرادی طور پر اجتماعی طور پر اجتماعی صلاح فرمائیں گے ان شاء اللہ۔ پروگرام کے مطابق اگلا موضوع "مسئلہ فلسطین: مظہروں پر منظر" تھا جس پر گفتگو کی ذمہ داری راقم کو سونپی گئی تھی۔ اس گفتگو میں ارش فلسطین کی تاریخی اہمیت، مسجد قصی میں سفر مراجع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء کی امامت، خلافت فاروقی میں بیت المقدس کی فتح، سلطان نور الدین زنگی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی بیت المقدس کے لیے ناقابل فرمائشوں خدمات، فلسطین پر ناجائز قبضہ کے لیے یہودی عالمی سازشوں اور بالآخر اسرائیل کے قیام کے حوالے سے تفصیلات بیان کی گئیں۔ فیروز پور و تنظیم کے ساختی طیب رسول نے "میں فلسطین ہوں" کے نام سے قلم بہترین انداز میں پیش کی۔ یہ نظم نادی خلافت کے شارہ نمبر 49 میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ بیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جمعیت کے ضمن میں لاہور کیٹ کے قائم مقام مقامی امیر عثمان شفعت نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پر ابتدائی ایمان افرادی گفتگو فرمائی۔ جس سے رفقاء کے دلوں میں صحابی کے بہترین قربانیوں اور سروکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ و الہانی محبت کا سبق مزید تازہ ہوا۔ حلقہ کے ناظم تربیت محترم اقبال کمال نے "تفظی سال 2024" کے عنوان سے گفتگو کرتے ہوئے رفقاء کے لیے ٹھنڈی تربیتی اہداف کے حصول کی اہمیت و ضرورت بیان کی اور اس حوالے سے شرکاء کو ترغیب و تشکیل دلائی۔ انہوں نے تربیتی کورسز کے حوالے سے مرکزی و حلقہ جاتی سالانہ پالائز کو سکرین پر پیش کیا تاکہ رفقاء اپنے متعلقہ کورسز کی مکمل کیلئے بروقت منصوبہ بنندی کر سکیں۔ اجتماع کا آخری پروگرام "بہم اور ہمارا گھر" تھا جس پر مقامی امیر لاہور صدر جناب عمران علی نے گلزار نکات کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی گفتگو کرتے ہوئے اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ موسم کی شدت کے باوجود بروقت اور بھر پور حاضری پر تمام

سماں تربیتی اجتماع حلقہ پنجاب پوچھوبار

حلقہ پنجاب پوچھوبار کا سماں تربیتی اجتماع 18 فروری 2024ء کو تنظیم اسلامی جبلم کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ شیخ سید کوثری کی ذمہ داری مقامی تنظیم جبلم کے مبتدی رفیق توصیف اور نہادی ادا کی۔

پروگرام کا آغاز 09:00 بجے درس قرآن سے ہوا۔ درس قرآن کی ذمہ داری میر پور تنظیم کے محدث محترم افتخار احمد نے ادا کی۔ افتخار احمد نے سورۃ المائدہ کی آیت 54 کا درس دیا۔ انہوں نے اہل ایمان کے اوصاف بیان کیے گئے۔ درس حدیث کی ذمہ داری مقامی تنظیم جاتمال کے محدث و نقیب اسرہ محترم پروفسر عبدالباسط فاروقی (دجت مجتبی) کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ اس کے بعد "بہم اور ہمارا گھر" کے موضوع پر ناظم تربیت مقامی تنظیم پچوال محترم خرم شہزادہ نے رفقاء سے خطاب سے خلاصہ کی تھا کہ اس وقت ہم بکھرنا کا اس وقت ہم بکھرنا کے لیے ضروری ہے کہ اپنے گھروں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں تاکہ ہم اور ہمارے گھروں اے جنم کی آگ سے بچ سکیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم خود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اس کے بعد اپنے گھروں اور اس کے مطابق تربیت کریں۔

11:00 میں درس قرآن سے ایک دوسرے کا تعارف کرایا۔ حلقہ کی جانب سے رفقاء کے گیا۔ اس دوران رفقاء نے ایک دوسرے کا تعارف کرایا۔ حلقہ کی جانب سے رفقاء کے لیے مکتبہ کا شال بھی لگایا جس سے رفقاء نے بھر پور فائدہ اٹھایا۔

چائے کے وقٹے کے بعد رحماء بینہم کے موضوع پر امیر حلقہ پنجاب پوچھوبار حافظ ندیم مجید نے بذریعہ ملیٹی میڈیا فرنچائیز کو رحماء بینہم کی عملی تصور پر بیان کیا۔ رفقاء کو رحماء بینہم کتب کا مطالعہ کروایا گیا اور عشرہ تجدید یقینی تعلق و اخوت کی اہمیت بیان کی گئی۔ اس عشرہ کا مقدمہ رفقاء کے درمیان ہائی تعلق کے فرع غدیر دینا اور رفقاء کے درمیان مذاہات کو قائم کرنا ہے۔ میر پور تنظیم کے امیر محترم علی اختر احمدان نے "دوں کا جامع تصور" کے موضوع پر دین کے گوشے لیتی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دین کا تصور بیان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دین اسلام میں انفرادی اور اجتماعی زندگی تمام گوشوں پر رہنمائی کرتا ہے۔ اس پروگرام کے بعد مقامی اسلامی جبلم کے امیر محترم عاقب جاوید نے بذریعہ ملیٹی میڈیا "احسان اسلام" (ذاتی اہداف) بیان کیے۔ اس مقصد انسان کی ذاتی اصلاح ہو جائے کیونکہ دین کا اصل مخاطب فرد ہے۔ اس کے بعد نماز ظہر کا وقٹہ ہو۔ بعد نماز ظہر تقبیہ منفرد اسرہ سارگی محترم محمد نعمان نے "عجلت پسندی" کے موضوع پر بیان کیا۔ دین کے کام میں جلبت پسندی کی لفڑیات بیان کیے۔ اس کے ساتھ ہی پروگرام کا اختتام ہوا۔ مقامی اسلامی جبلم کی جانب سے باش اور موسم کی خرابی کے باوجود دراز آئنے والے تماں رفقاء کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس پروگرام میں 40 ملtrim، 65 مبتدی اور 18 حباب شریک ہوئے۔ اقامت دین کی جدوجہد میں اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (رپورٹ: محمد حلقہ پنجاب پوچھوبار)

☆ حلقہ گوجرانوالہ، پنجاب کے رفیق سید رانا محمد نیمیر کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعریف: 0345-3159902

☆ حلقہ گوجرانوالہ، قلعہ کارلوالہ کے رفیق تنظیم محمد اشرف کے والدہ وفات پا گئے۔

برائے تعریف: 0342-6464284

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ، گلشن اقبال کے رفیق محترم عارف حسین کا بھانجوا فات پا گیا۔

برائے تعریف: 0333-2148527

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ، جوڑی ٹاؤن کے رفیق محترم حسیب حیات کی خالدہ وفات پا گیں۔

برائے تعریف: 0349-3384603

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ، قرآن مرکز جوہر کے ناظم تربیت جناب اسماء جاوید عثمانی کی نانی وفات پا گئیں۔

برائے تعریف: 0300-2732544

☆ اللہ تعالیٰ رحموین کی مغفرت فرمائے اور پس باندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعاۓ مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُمْ وَأَذْخِلْهُمْ فِي زَمَنِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

23 مارچ کو مسلمانان ہند نے دو قومی نظریہ پر مہر تصدیق ثبت کی

شجاع الدین شیخ

23 مارچ کو مسلمانان ہند نے دو قومی نظریہ پر مہر تصدیق ثبت کی۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ مصوپر پاکستان عالم محمد اقبال نے مسلم بیگ کے ال آباد کے سالانہ اجلاس میں قوم کو جو راہ دھکائی تھی 23 مارچ 1940ء کو منظور ہونے والی قراردادوں کی طرف پہلا قدم تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں نے پاکستان کا مطلب کیا: لا ال الا اللہ، کے نفعے کے تحت ایک الگ ریاست کے حصول کی باقاعدہ کوشش شروع کی۔ اس نفعے نے مسلمانوں میں ایسا عوامی شعور اور ایسی بیداری پیدا کی کہ انگریز حکمران اور ہندو کاثریت بے بن ہو گئی اور 7 سال کے مختصر عرصے میں پاکستان کی تربیجات میں شریعت پر عمل اور میں آگئی۔ یہ تجزیہ ایسی نفعے کے نتیجے میں رومانہ لوگوں بعد ازاں اہل پاکستان کی تربیجات میں شریعت پر عمل اور اس کا نفاذ نہ رہا اور ہم اسلامی نظام اپنانے کی بجائے سیکولر نظام کی طرف گامزن ہو گئے۔ ملکی تاریخ کی کسی سویلین یا مارشل لاءِ حکومت نے اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف پیش قدمی نہیں کی۔ تمام حکومتوں نے آئی ایم ایف سے سودی قرضہ حاصل کرنے کے لیے ملکی سلامتی تکمیل کو دا پر لگا دیا۔ لہذا دنیا میں ذلت و رسوائی ہمارا مقتدر بن گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان اور مقتدر قوتوں کے ضعف اور کم بھتی کا عالم یہ ہے کہ گزشتہ ساڑھے پانچ ماہ سے صیہونی درندگی کے شکار غزہ کو اس وقت سخت ترین قحط کا سامنا ہے لیکن ہم کھل کر ان کی اخلاقی مدد کرنے پر بھی آمادہ نہیں چ جائیں کوئی عملی مدد کی جائے۔ حالانکہ باقی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے اسرائیل کو مغرب کا ناجائز بچ قرار دیا تھا اور اسرائیل کو انتہا کیا تھا کہ یوقوت ضرورت پاکستان قلنطینیوں کی ہر قسم کی مالی اور عسکری مدد کرے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ قوم کو 23 مارچ کے حوالے سے یہ عزم کرنا ہو گا کہ وہ اللہ سے یکے گئے گندے کو پورا کریں گے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے۔ تاکہ پاکستان مصروف اور مخلک ہو اور ہماری آخرت بھی سورج جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے واقفیت کے لیے

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر احمد رضا

کے دو کتابیں..... خود پڑھیے اور احباب کو تخفیٰ پیش کیجیے:

① عظمت صیام و قیامِ رمضان مبارک

قیمت: 100/- روپے

حدیث قدسی فَإِنَّهُ لِنِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ کی روشنی میں

② عظمت صوم

قیمت: 30/- روپے

نلبہ اقتداء دین کی جدوجہد کا نذری خواہ
شمارہ ۲۰۲۴ پریل
رمضان المبارک

میشاق لاهور ڈاکٹر احمد رضا

مشمولات

- ☆ رمضان المبارک اور قیام پاکستان — ایوب بیگ مرزا
- ☆ ڈاکٹر احمد رضا: قرآن میں رجی بھی شخصیت — شاہزاد فاروق ندوی
- ☆ روزہ اور ترکیب نفس — مولانا عبدالستین
- ☆ مشنوی "پس چہ باید کرد" میں اقبال کا امت کے لیے پیش آمد — ارسلان اللہ خان
- ☆ لقمان حکیم کی وصیتیں (۲) — مقصود الحسن فیضی
- ☆ اکیسویں صدی میں فکر اقبال کی اہمیت — علیزہ عبدالقدار ظہانی
- ☆ اسلامی نظام بذریعہ انتخابات: مولانا مودودی کے موقف میں تبدیلی — سعادت محمود
- ☆ ایک فکر انگیز پکار — سید ابو الحسن علی ندوی

محترم ڈاکٹر احمد رضا کا "بیان القرآن" باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!
محلات: ۸۴ ☆ قیمت فی ملہ: ۵۰ روپے ☆ سالانہ ریتوں (صیفی): ۵۰۰ روپے
کیلائی: ۱۰۰ روپے

داعی رجوع الی القرآن بیان تنظیم اسلامی
ڈاکٹر راز راحمد عزیز اللہ

کے دورہ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیان القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

کی شہرہ آفاق پزیرائی اور مقبولیت کے بعد اب پیش ہے:



ترجمہ مع مستحب حواسی

﴿ اپورڈ میٹ پیپر ﴾ مضبوط مرکو جلد 1248 صفحات

ذی ہو ڈیوری
کے ساتھ

4500/- روپے کے بجائے

رمضان المبارک میں صرف 2200/- روپے میں

رمضان المبارک
کے نصوصی تخفیف

مکتبہ ختم القرآن لاہور

K-36، ماؤنٹ ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501 (042)

✉ maktaba@tanzeem.org ☎ 0301-1115348

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفی
میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

